قرآن مجید کا مطالعہ

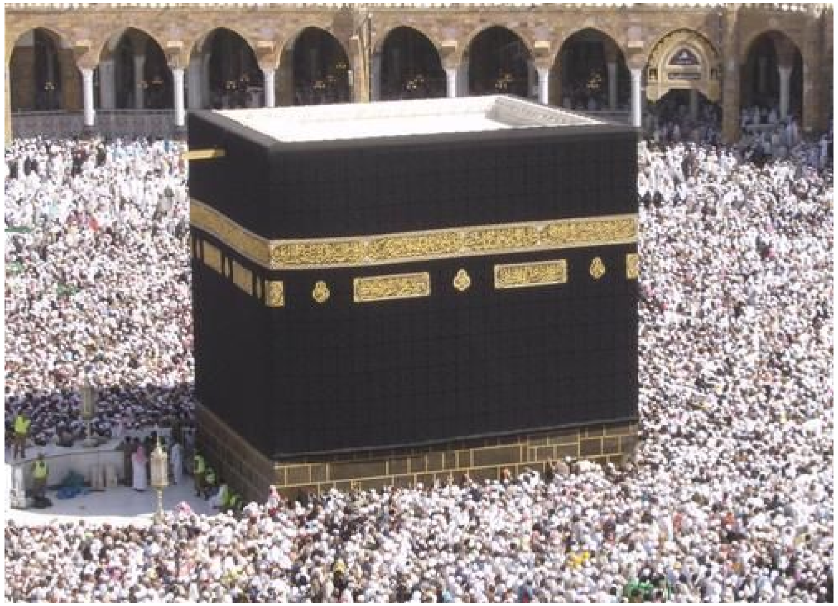

سورۃ النساء 4۔۔۔ تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات۔۔۔ فیملی کی شریعت

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- آیات 60-70, 105-126: منافقین کا رویہ اور ان پر فائنل وارننگ
- آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد کے احکامات
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Your Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4: تعمیر شخصیت کی سوشل شریعت۔۔۔ یتیم کی خدمت کے لیے شادی کی اجازت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا.(1)	اے انسان! اپنے اس رب سے خبردار رہیے جس نے آپ کو ایک جان سے پیدا کیا تو اسی ایک جان سے اس کا جوڑا بنا دیا چنانچہ ان دونوں سے بہت سے مرد اور خواتین (دنیا میں) پھیلا دیں۔ اس اللہ تعالیٰ سے خبردار رہیے گا جس کا واسطہ دے کر آپ ایک دوسرے سے مدد چاہتے ہیں اور رشتوں کے توڑنے سے ڈریے گا۔ بے شک، اللہ تعالیٰ آپ (کی پرفارمنس) کو ریکارڈ کر رہا ہے۔
وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا.(2)	(اللہ سے ڈریے) اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کر دیجیے اور اُن کے لیے اُن کے اچھے فنڈز کو اپنے برے فنڈز میں تبدیل نہ کیجیے گا۔ ان کے فنڈ کو اپنے کیش کے ساتھ ملا کر ہرگز نہ مکس کر لیجیے گا کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔
إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا.(3)	اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے معاملے میں انصاف نہ کر سکیں گے تو ان کے ساتھ جو خواتین ہیں، ان میں سے جو آپ کے لیے موزوں ہوں، ان میں سے بیشک دو دو یا تین تین یا چار چار سے نکاح کر لیجیے۔ پھر اگر ڈر ہو کہ (ان کے درمیان) انصاف نہ کر سکیں گے تو پھر صرف ایک ہی بیوی رکھیے یا پھر لونڈیاں [جنہیں بیوی کے حقوق دیں] جو آپ کی فیملی میں ہوں۔ یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ آپ بے انصافی سے بچے رہیں۔

آپ ابھی سورۃ آل عمران میں پڑھ چکے ہیں کہ جنگ احد میں 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے تھے اور اب ذمہ داری تھی کہ ان کی فیملی اور یتیم بچوں کی خدمت کی جائے۔ اس پر سورۃ النساء نازل ہوئی تا کہ فیملی کی خدمت کیسے کریں۔

سورۃ النساء 4: یتیم کی خدمت کے لیے مزید شادی

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا.(4)	(شادی کے وقت) خواتین کو بھی ان کے حق مہر (Gift on Marriage) تحفے کے طور پر دے دیجیے۔ پھر اگر وہ خاتون اس میں سے آپ کے لیے اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو پھر آپ سے البتہ آپ مزے سے استعمال کر سکتے ہیں۔
وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا.(5)	(یتیم اگر ابھی نادان اور بے سمجھ ہوں تو) اپنے وہ فنڈز جسے اللہ نے آپ کے لیے قیام وبقا کا ذریعہ بنایا ہے، ان بے سمجھ بچوں کے حوالے نہ کیجیے گا لیکن ان سے فراغت کے ساتھ بے سمجھ یتیموں کو کھانا کھلائیے، لباس پہنائیے اور اُن سے خلوص محبت کے ساتھ ہی بات کیجیے۔
وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا. (6)	نکاح کی عمر کو پہنچنے تک اِن یتیموں کو جانچتے رہیے، پھر اگر ان کے اندر اہلیت پائیں تو انہی کا فنڈ ان کے حوالے کر دیجیے۔ ااس اندیشے سے کہ بڑے ہو جائیں گے تو ان کا فنڈ اڑا کر اور جلد بازی کر کے ہر گز استعمال نہ کیجیے گا۔ (یتیم کے سرپرست) کے پاس بڑی رقم ہو تو اسے چاہیے کہ (اس یتیم کے مال سے) پرہیز کریں۔ اگر سرپرست خود محتاج ہو، (تو پھر وہ اپنے حق خدمت کے طور پر) خلوص کے مطابق (تنخواہ لے کر اس سے) فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر جب ان یتیموں کے فنڈز ان کے حوالے کرنے لگیں تو ان پر گواہ (ثبوت کے طور پر) طے کر لیجیے، ورنہ حساب کے لیے تو اللہ تعالی کافی ہے۔

یتیم بچوں کی وراثت کے فنڈز پر سرپرست کی ذمہ داریاں

1. یتیم کا سرپرست خواہ سوتیلا باپ ہو یا پھر کوئی انکل یا آنٹی پر بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ یتیم کے ساتھ محبت اور خلوص کے ساتھ رہیں۔
2. یتیم کے فنڈز خواہ پراپرٹی، زیورات، گاڑی، جانور، کیش کچھ بھی ہوں تو سرپرست پر ذمہ داری ہے کہ اس میں کوئی کرپشن کرے گا تو شدید عذاب کے لیے تیار ہو جائیں۔ اچھے فنڈ میں تبدیل کر کے برے فنڈ میں تبدیلی کی مثال یہ ہے کہ اچھے گھر یا گاڑی یا لڑکی کے زیورات میں سستا گھر، پرانی گاڑی یا جعلی سونے والے زیورات میں تبدیلی کر کے فراڈ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ قدیم ایگریکلچر ایج میں فنڈز کی شکل جانور یا کھیت کی طرح تھی جس میں کرپشن کے اور طریقے تھے اور ماڈرن انفارمیشن ایج میں کیے اور طریقے بن چکے ہیں۔ اللہ تعالی نے واضح کر دیا ہے کہ کرپشن اور فراڈ کتنا بڑا گناہ کبیرہ ہے اور اس کا رزلٹ اگلی آیات میں بیان ہوا ہے۔
3. سرپرست اگر سوتیلا باپ ہے تو پھر وہ یتیم بچے یا بچی کی خدمت کے لیے تنخواہ نہ لے لیکن اگر وہ کوئی انکل یا آنٹی ہو تو پھر اس لمٹ کی اجازت ہے کہ اس ملک کی اکنامکس کے حساب سے معقول تنخواہ لے سکتا ہے۔ اس کی مثال ہے کہ یتیم کے کیش کو بزنس میں انوسٹ کیا جائے تو پھر اس کا انکل یا آنٹی اس کمپنی کا ڈائریکٹر بن کر یتیم کی انوسٹمنٹ کو سنبھال رہا ہو۔
4. یتیم کے فنڈز میں تیزی سے ختم کر کے فنا کر گناہ کبیرہ ہے۔ یتیم کو ضرورت کے مطابق اچھا کھانا، لباس، ایجوکیشن وغیرہ کی رقم دیں لیکن اس میں بھی احتیاط کریں کہ اس فنڈ ختم نہ ہوتا جائے۔
5. یتیم بچوں کی ماں سے شادی جائز ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ انصاف رکھیں تو پھر دوسری شادی کی اجازت ہے۔ دوسری شادی کی اجازت بھی صرف خواتین اور یتیموں کی خدمت کے لیے ہے بشرطیکہ وہ انصاف کر سکیں۔ اگر انصاف نہ کر سکے تو پھر دوسری شادی کی اجازت بھی ختم ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اس لسٹ میں چیک کر لیجیے کہ کیا ہم اس خدمت کے قابل ہیں یا نہیں اور پھر اس بنیاد پر ہی فیصلہ کرنا چاہیے کہ خدمت کس حد تک کر سکتے ہیں۔

سورۃالنساء 4: وراثت (Inheritance)

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا.(7)	ماں باپ اور رشتے دار جو کچھ چھوڑیں، اس میں مردوں کا بھی ایک حصہ ہے جس کے ماں باپ اور رشتے دار جو کچھ چھوڑیں۔ اسی طرح خواتین کا بھی ایک طے شدہ حصہ ہے، خواہ ترکہ کم ہو یا زیادہ۔
وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا.(8)	لیکن تقسیم کے موقع پر جب قریبی رشتے دار، یتیم اور مسکین وہاں آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ نہ کچھ دے دیجیے گا اور ان سے خلوص محبت کی بات کیجیے گا۔
وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا.(9)	ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اگر اپنے پیچھے ناتواں بچے چھوڑ دیتے تو ان کے بارے میں انہیں بہت کچھ اندیشے ہوتے!!! چنانچہ آپ کو چاہیے کہ اللہ تعالی سے وارننگ کر لیجیے اور سیدھی خلوص کی بات کیجیے گا۔
إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا.(10)	(سنیے اور وارننگ کر لیجیے کہ) یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم کی بھڑکتی آگ میں پڑیں گے۔

سورۃ النساء 4: وراثت (Inheritance)

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً
فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ
وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ
وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ
مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ
وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن
كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ
وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ
نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا حَكِيمًا. (11)

1. آپ کی اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دیتا ہے کہ اُن میں سے لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔
2. پھر اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہی ہوں اور وہ دو یا دو سے زیادہ ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی (66.67%) حصہ دیا جائے۔
3. اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا (50%) حصہ ہے۔
4. اگر اس میت کی اولاد ہو، لیکن ترکے کا چھٹا حصہ (16.67%) اِس سے پہلے) میت کے والدین میں سے ہر ایک کو پہلے ہی ملنا چاہیے۔
5. ہاں اگر اس میت کی اولاد نہ ہو اور صرف والدین ہی اس کے وارث ہوں تو تیسرا حصہ (16.67%) اس کی ماں کا ہے اور باقی (66.67%) اس کے باپ کا حصہ ہے۔
6. لیکن اس میت کے بھائی بہن ہوں تو ماں کے لیے وہی چھٹا حصہ (16.67%) ہے اور باپ کے لیے بھی وہی چھٹا حصہ (16.67%) ہی ہے۔
7. جب وصیت جو اس میت نے کی ہوئی تھی تو وہ پوری کر دی جائے اور قرض (اگر ہو تو) ادا کر دیا جائے تو پھر یہ حصے اس وقت تقسیم کیے جائیں گے۔

آپ نہیں جانتے کہ آپ کے ماں باپ اور آپ کی اولاد میں سے کون سا فائدہ آپ سے قریب تر ہے۔ یہ حصے اسی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے طے کر دیے ہیں۔ اِس لیے کہ اللہ علم اور حکمت والا ہے۔

یہاں خواتین اور مردوں میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ صرف بیٹا اور بیٹی میں فرق کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکیاں شادی کر کے دوسری فیملی میں چلی جاتی ہیں جبکہ باپ ماں کی معاشی خدمت بیٹے کرتے ہیں۔ وراثت بھی معاشی خدمت کی بنیاد پر ہے۔ خواتین مردوں میں فرق ماں باپ کی شکل میں نہیں ہے۔ ہاں اگر میت کی اولاد، بھائی بہن نہ ہوں تو پھر باپ کا حصہ اس لیے زیادہ ہے کہ وہ معاشی خدمت ساری عمر تک کرتا رہا ہے۔ اگر اولاد ہے تو پھر بھائی بہن کا کوئی حصہ نہیں ہے لیکن اگر اولاد نہ ہو تو پھر وہی حصہ بھائی بہن کو ملے گا۔ صرف بیٹیاں ہوں تو پھر بھی فنڈ کا حصہ بچ سکتا ہے تو اس میں فیملی کورٹ میں فیصلہ ہو سکتا ہے یا بیٹیاں آپس میں برابر تقسیم کر سکتی ہیں۔

سورۃ النساء 4: وراثت (Inheritance)

وَلَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ أَزۡوَٰجُكُمۡ إِن لَّمۡ يَكُن
لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ ٱلرُّبُعُ مِمَّا
تَرَكۡنَ ۚ مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَآ أَوۡ دَيۡنٍ ۚ
وَلَهُنَّ ٱلرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ إِن لَّمۡ يَكُن لَّكُمۡ وَلَدٌ ۚ
فَإِن كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ ٱلثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُم
مِّنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوۡ دَيۡنٍ ۗ وَإِن كَانَ
رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً أَوِ ٱمۡرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ أَوۡ أُخۡتٌ
فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنۡهُمَا ٱلسُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓاْ أَكۡثَرَ
مِن ذَٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ ۚ مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ
يُوصَىٰ بِهَآ أَوۡ دَيۡنٍ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ
ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ. (12)

8. آپ کی بیویوں نے (فوت ہونے کے بعد) جو کچھ چھوڑا ہو، اس کا آدھا حصہ (50%) آپ کو ملے گا، اگر اس خاتون کی اولاد نہیں ہے۔
9. اور اگر اولاد ہے تو ان کے ترکے کا ایک چوتھائی (25%) حصہ آپ (شوہر) کا ہے بشرطیکہ وصیت جو ان خاتون نے کی ہو تو وہ پہلے ادا کر دی جائے اور قرض (اگر ہو تو پہلے) ادا کر دیا جائے۔
10. وہ (بیویاں) آپ کے ترکے میں سے ایک چوتھائی حصہ (25%) کی حق دار ہیں، اگر آپ کی اولاد نہیں ہے۔
11. اگر اولاد ہے تو تم آپ کے ترکے کا آٹھواں حصہ (12.5%) اس بیگم کا ہے۔ بشرطیکہ وصیت جو آپ نے کی ہوئی تھی تو وہ پہلے ادا کر دی جائے اور قرض پہلے ادا کر دیا جائے۔
12. (اِن وارثوں کی عدم موجودگی میں) اگر کسی مرد یا خاتون کو اس سے رشتہ داری کی بنا پر (اپنے کسی چچا یا ماموں یا خالہ یا پھوپھی یا کوئی کزن وغیرہ) کو وارث بنایا ہو اور اس وارث کا ایک بھائی یا بہن ہے تو پھر اس بھائی اور بہن، ہر ایک کو چھٹا حصہ (16.67%) ملے گا، اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی (33.33%) میں سب شریک ہوں گے اور باقی اس رشتے دار کو ملے گا جسے وارث بنایا گیا ہو۔
13. لیکن وصیت جو کی گئی ہو وہ پہلے پوری کر دی جائے اور قرض (اگر ہو تو پہلے) ادا کر دیا جائے تاکہ بغیر کسی کو نقصان پہنچائے۔ یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ جاننے والا ہے اور وہ بڑا نرم خو محبت کرنے والا ہے۔

اس سے کنفرم ہو گیا کہ انسان نے وفات سے پہلے وصیت طے کی ہو اور قرض ادا کرنا ہو تو پہلے اسے ادا کر دیا جائے گا۔ پھر جو فنڈز باقی ہوں گے تو وہ پھر اس شخص کے والدین اور بیوی (یا شوہر) اگر زندہ ہوں، تو ان کا حصہ انہیں ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو کچھ باقی رہے گا تو وہ حصہ اس شخص کے بیٹوں بیٹیوں کو ادا کیا جائے۔ میت اگر شوہر ہو یا بیگم تو ان کی اولاد ایسی بھی ہو سکتی ہے جو اپنی پہلی شادی کے ہوں۔ اس صورت میں تب بھی سگے سوتیلے سب کو برابر حصہ دیا جائے گا یعنی سب سگے سوتیلے بھائیوں کا آپس میں برابر حصہ اور اسی طرح سگی سوتیلی بہنوں کا آپس میں برابر حصہ۔

سورۃ النساء4: وراثت (Inheritance)

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.(13)	یہ اللہ تعالی کے طے شدہ قوانین شریعت ہیں۔ (اِن کا لحاظ کیجیے اور یاد رکھیے کہ) جو اللہ تعالی اوراس کے رسول کی فرماں برداری کریں گے، انہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی تووہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اوریہی بڑی کامیابی ہے۔
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ.(14)	لیکن جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اس کی طے شدہ شریعت سے دور جائیں گے تو انہیں وہ رب آگ میں ڈالے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لیے رسوا کردینے والی سزا ہے۔

ہمارے کلچر میں یہ ظلم ہے کہ بیٹیوں کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے رہے ہیں تو وہ لوگ اللہ تعالی کی وارننگ کو سمجھ لیں کہ اس کا رزلٹ کیا ہوگا؟ اس مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنی فیملی کے لیے قانونی ڈاکومنٹس بنالیں جو اللہ تعالی کی اس شریعت کے مطابق ہو۔اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ آپ کے بیٹے بیٹیوں میں کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوسکے گا اور وہ عدالت میں مقدمہ بازی سے بچ جائیں گے۔

ابھی آپ پریکٹیکل کیلکولیشن سوچ لیجیے۔ فرض کریں کہ آپ کی پراپرٹی، گاڑی، گھر، کیش، سوناچاندی وغیرہ میں آپ کی بیلنس شیٹ میں $1,000,000 ہے۔آپ کے والدین زندہ ہیں اور آپ کی بیگم ہے جبکہ آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔اب آپ اس کیلکولیشن کی ایکسرسائز کر لیجیے کہ کس کس کو کتنا حصہ شریعت میں ملے گا۔

اس میں آپ کی وصیت اور قرض پہلے ادا ہوگا اور آپ خود فرض کر لیجیے۔ وصیت آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اسے دے سکتے ہیں جس کی مشکلات ہوں۔اس کی مثال ہے کہ آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تو سیٹل ہیں لیکن ایک بیٹی چھوٹی ہے اور اس کی ایجوکیشن باقی ہے۔اس کے لیے آپ وصیت کر سکتے ہیں۔ پھر اس بیٹی کی ایجوکیشن مکمل ہوگئی اور وہ سیٹل ہوگئی تو پھر اس وصیت کو مرنے سے پہلے ہی کینسل کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک بیٹے میں کوئی بیماری ہے جس کے لیے اسے مسلسل ہاسپٹل جانا پڑتا ہے۔اس لیے آپ اس بیٹے کے لیے بھی وصیت کر سکتے ہیں لیکن پھر سب اولاد کو وجہ ضرور بتا دیں تاکہ ان میں آپس کی محبت جاری ہو۔

فقہاء یہ کہتے ہیں کہ وصیت اپنی فیملی اور اولاد کے لیے جائز نہیں ہے بلکہ قرآن مجید میں شریعت میں جو حصہ ہے تو صرف وہی ملے گا۔اس کی بنیاد انہوں نے حدیث بیان کیا ہے جس میں اولاد کی وصیت منع ہے۔اس حدیث میں اس بنیاد نارمل حالات میں ہے تاکہ انصاف رہے۔ لیکن اگر بیوی یا اولاد کے لیے کوئی ایجوکیشن یا ہاسپٹل وغیرہ کی وجہ ہو تو پھر اس حدیث میں حکم نہیں ہے۔ حدیث یہ ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تقریباً ڈیڑھ لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع کے سامنے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کا حصہ مقرر کر دیا ہے، لہٰذا اب کسی وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔“ (ترمذی۔ باب ماجاء لاوصیۃ لوارث)

اس کے لیے آپ خود چیک کر لیجیے کہ آپ آج فوت ہو جائیں تو آپ کی بیگم اور بچوں میں کسی کو کوئی بڑی مجبوری (Exception) تو نہیں ہے۔ اگر نہیں ہے تو پھر کسی کو وصیت نہیں کر سکتے ہیں۔

سورۃ النساء 4: بدکاری سے متعلق سزا

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنكُمْ ۖ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا. (15)	(اے حکمران!) آپ کے پاس جن عورتوں میں سے جو (طوائف کے طور پر) بدکاری کرتی ہیں، ان پر اپنے اندر سے 4 گواہ طلب کریں۔ پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو (حکومت کی پولیس) انہیں گھروں میں بند کر دیں، یہاں تک کہ ان کی موت آجائے یا اللہ تعالی اُن کے لیے کوئی (مزید سورۃ النور کی شریعت کا) راستہ نکال دے۔
وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا ۖ فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا. (16)	جو مرد و عورت آپ کے لوگوں میں سے اس جرم کا ارتکاب کریں، (تو حکومتی عدالت) انہیں اذیت دیں۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور اصلاح کر لیں تو ان سے درگزر کر دیجیے۔ بے شک، اللہ تعالی بہت توبہ قبول کرنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت مدینہ منورہ میں بنی تو اس وقت نئے اہل ایمان کی تربیت کی ضرورت تھی۔ اس وقت بہت سے منافقین نے لونڈیوں کو طوائف بنایا ہوا تھا۔ اللہ تعالی نے سورۃ النساء میں یہی حکم دیا کہ پہلے ان طوائف کو اپنے گھروں میں رکھیں اور توبہ کی تربیت دیں۔ رہے نارمل مرد و عورت بدکاری کریں تو نفسیاتی اذیت کا حکم دیا۔ انہیں پھر کچھ عرصے بعد سورۃ النور میں فائنل حکم دے دیا جس میں آزاد مردوں اور خواتین کے لیے 100 کوڑے اور لونڈیوں کے لیے 50 کوڑے کی سزا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوڑے کی لمٹ کر دی کہ ہاتھ اٹھا کر انہیں بلکہ نارمل سزا دی جائے۔

ان احکامات میں یہ واضح ہو گیا کہ کسی عام آدمی سزا نہیں دے گا بلکہ صرف حکومتی عدالت ہی سزا دے گی۔ اس ملک کے نئے اہل ایمان کے ماحول کے لحاظ سے حکومت سزا دے گی۔

سورۃ النور 24: بدکاری سے متعلق سزا

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔(النور 24:2)	بدکار عورت ہو یا بدکار مرد، تو (ان کا جرم عدالت میں ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو 100 کوڑے ماریں اور اللہ کے اِس قانون (کو نافذ کرنے) میں ان کے ساتھ کسی نرمی کا جذبہ آپ کے ذہن میں نہیں ہونا چاہیے۔ اگر آپ اللہ تعالی پر اور آخرت کے دن پر فی الواقع ایمان رکھتے ہیں۔ انہیں سزا دیتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ بھی وہاں موجود ہونا چاہیے (تاکہ انہیں بھی عبرت محسوس ہو۔)
الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔(24:3)	(اس اگزیکیوشن کے بعد) یہ بدکار مرد کسی بدکار عورت یا مشرکہ ہی سے نکاح کرے گا اور اس طوائف کو بھی کوئی بدکار یا مشرک مرد ہی اپنے نکاح میں شادی کرے گا۔ ایمان والوں پر اسے حرام کر دیا گیا ہے۔
وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔(24:4)	جو لوگ پاک دامن خواتین پر (زنا کی) تہمت لگائیں مگر (اس کے ثبوت میں عدالت تک) 4 گواہ نہ لا سکیں تو پھر ان تہمت کرنے والوں کو 80 کوڑے ماریں۔ (مزید یہ سزا کہ مستقبل میں بلیک لسٹ بنا کر) ان کی گواہی پھر کبھی قبول نہ کیجیے گا کہ یہی لوگ گناہگار ہیں۔
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔(24:5)	ہاں جو لوگ، اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں، وہ اللہ تعالی کے نزدیک فاسق نہیں رہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

سورۃ النساء 4: توبہ

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا. (17)	اللہ تعالی پر توبہ قبول کرنے کی ذمہ داری انہی لوگوں کے لیے ہے، جو جذبات سے مغلوب ہو کر کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی عنایت کرتا ہوا ان کی توبہ قبول فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالی علم اور وزڈم جاننے والا ہے۔
وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا. (18)	اس کے برخلاف ان لوگوں کے لیے کوئی توبہ نہیں ہے جو گناہ کیے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آجاتا ہے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کر لی ہے۔ اسی طرح ان کے لیے بھی توبہ نہیں ہے جو مرتے دم تک منکر ہی رہتے رہیں۔ یہی تو ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

توبہ کی اقسام

1. جو آدمی جذباتی ہو کر اچانک کوئی گناہ کیا اور کچھ سیکنڈ یا منٹس بعد شعور آگیا اور توبہ کی تو تو پھر اللہ تعالی نے گارنٹی دے دی کہ یہ توبہ قبول کیا جائے گی۔
2. وہ آدمی جو عین موت کے وقت توبہ کرے تو اسے قبول نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال فرعون کی ہے کہ جب وہ ڈوب رہا تھا تو اس وقت وہ توبہ کر رہا تھا تو اللہ تعالی نے اس کی توبہ اور ایمان کو قبول نہیں فرمایا۔
3. تیسری شکل یہ ہے کہ آدمی کافی عرصے تک گناہ کرتا رہا اور بعد میں شعور آیا اور توبہ لیکن ابھی موت کا ٹائم نہیں آیا ہے۔ اس کا قرآن مجید میں جواب نہیں دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح کر دیا کہ اللہ تعالی سے امید رکھنی چاہیے کہ وہ توبہ قبول ہو جائے گی۔
4. یہ توبہ اللہ تعالی کے متعلق گناہ کی بات ہے۔ لیکن اگر دوسرے انسانوں سے زیادتی کی ہے تو پھر توبہ کرنے کے ساتھ فوراً مظلوم سے بھی معافی کرے اور اس کی مشکلات کو حل بھی کرے۔

ضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا : ”آپ جانتے ہیں کہ مفلس کون ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم تو اسے مفلس سمجھتے ہیں جس کے پاس درہم اور مال و اسباب نہ ہو۔ “ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس حال میں بھی آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہو گی ، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا، کسی کا خوب بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا۔ چنانچہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ مظلوم کو دے دی جائیں گی، اگر حقوق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو حقوق والوں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔“ (صحیح مسلم، 4678)

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ
- آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4: خواتین پر جبر اور علیحدگی کی صورت میں معاشی مشکلات کا حل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا.(19)	اہل ایمان! آپ کے لیے جائز نہیں ہے کہ زبردستی خواتین کے ڈکٹیٹر بن بیٹھیں۔ یہ حرام ہے کہ (نکاح کر لینے کے بعد) جو کچھ آپ نے انہیں دیا ہے، اس کا کچھ حصہ واپس لینے کے لیے انہیں تنگ کریں۔ ہاں سوائے (Exception) اِس صورت میں کہ وہ خاتون کسی کھلی ہوئی بدکاری کا ارتکاب کریں۔ (طلاق کے پہلے اور عدت کے پیریڈ میں) اُن سے اچھا سلوک کیجیے کیونکہ اگرچہ آپ انہیں ناپسند کرتے ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز آپ کو پسند نہ ہو اور اللہ تعالی اسی میں آپ کے لیے بہت کچھ بہتری پیدا فرمادے۔
وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا.(20)	اگر آپ ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کا ارادہ کر رہے ہوں اور آپ نے ان پہلی بیوی سے کسی کو ڈھیروں مال (Assets) بھی دے رکھے ہوں تو اس میں سے کچھ واپس نہ لیجیے گا۔ کیا آپ (فحاشی یا کسی اور جرم کا) بہتان لگا کر اور کھلی ہوئی حق تلفی کر کے اس سے چھین لیں گے؟
وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا.(21)	کس طرح لے سکتے ہیں، جب کہ آپ ایک دوسرے کے آگے بے حجاب ہو چکے تھے اور وہ آپ سے پختہ معاہدہ لے چکی تھیں۔

اللہ تعالی نے یہ ہدایات دیں کہ میاں بیوی آپس میں زیادتی ہر گز نہ کریں بلکہ محبت اور خلوص کے ساتھ رہیں۔ اگر مجبوراً طلاق کرنی بھی پڑے تو تب بھی تقریباً تین مہینے کی عدت میں اچھا سلوک ادا کریں۔ ایسی صورتحال میں اللہ تعالی بہتری کر دیتا ہے کیونکہ طلاق کی صورت میں بچوں کی نفسیات تباہ ہو سکتی ہے۔ ایسے کیس دیکھے ہیں کہ عدت میں بھی غصہ ختم ہو جاتا ہے اور طلاق کو کینسل کر سکتے ہیں۔ شوہر نے رومانس کے زمانے میں بڑے سے بڑے ایسٹس جیسے گھر، گاڑی، بینک بیگم کو دے چکے ہیں تو وہ واپس نہیں لے سکتے ہیں۔ ایک ہی شکل میں واپس لے سکتے ہیں کہ بیوی نے کسی اور سے فحاشی کی ہو اور اس کا ثبوت فیملی کورٹ میں پہنچ جائے۔ اس کی وجہ اس لیے بتا دی کہ ایسے کیس ہوئے ہیں کہ فحاشی کا شوق کرنے والی کسی امیر آدمی سے شادی کر کے گھر، کیش وغیرہ لے کر طلاق کر لیتی ہیں۔

سورۃ النساء 4: نکاح کا قانون

وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا.(22)	1. جن (سوتیلی ماں) خواتین سے آپ کے والد نکاح کر چکے ہوں، آپ ان سے ہر گز نکاح نہ کیجیے گا لیکن جو پہلے ہو چکا، سو ہو چکا۔ بے شک، یہ کھلی ہوئی بے حیائی، سخت قابل نفرت بات اور نہایت برا طریقہ ہے۔
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا.(23)	2. آپ کی مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور آپ کی بھانجیاں آپ کے لیے (نکاح کے لیے) حرام کی گئی ہیں ۔ 3. آپ کی وہ مائیں بھی جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا اور رضاعت (دودھ پینے) کے اس تعلق سے آپ کی بہنوں (سے بھی نکاح حرام ہے۔) 4. اسی طرح آپ کی بیویوں کی مائیں (ساس) حرام کی گئی ہیں اور آپ کی بیویوں کی لڑکیاں (یعنی آپ کی سوتیلی بیٹیاں) بھی حرام کی گئی ہیں جو آپ کے گودوں میں پلی ہیں۔ 5. ہاں ان خواتین کی لڑکیوں (سے نکاح) پر کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ جس خاتون سے اگر خلوت (ازدواجی تعلق) نہ کی ہو۔ 6. آپ کے صلبی (سچے بیٹے) بیٹوں کی بیویاں بھی (حرام ہیں۔) 7. یہ بھی حرام ہے کہ آپ دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں رکھیں، مگر جو ہو چکا سو ہو چکا۔ اللہ تعالی یقیناً بخشنے والا ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

قرآن مجید کے نزول کے زمانے میں جاہلیت کی غلیظ حرکتیں موجود تھیں۔ اب جو ایمان لائے تو انہیں سمجھا دیا کہ یہ انتہائی بری فحاشی کرتے رہے لیکن اب اللہ تعالی توبہ کر رہا ہے اور آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں ہو گی۔ جاہلیت کلچر میں یہ فحاشی تھی کہ باپ کے مرنے پر بڑا بیٹا اپنی سوتیلی جوان ماں کو زبردستی اپنی بیوی بنا دیتا تھا۔ اسی طرح بیٹا مر جاتا تو باپ اپنی بہو سے زبردستی شادی کر لیتا۔

سورة النساء 4: نکاح سے متعلق قانون

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ سا مَا وَرَاءَ
ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم
مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا
اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ
الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا.
(24)

8. وہ خواتین بھی آپ پر حرام ہیں جو کسی اور کے نکاح میں ہوں۔
9. سوائے اس صورتحال میں کہ وہ (جنگ میں) آپ کی قیدی بن جائیں (تو ان کا پہلا نکاح ختم ہو جائے گا اور اب وہ آپ سے شادی کر سکتی ہیں۔) یہ اللہ تعالی کا قانون ہے جس کی پابندی آپ پر لازم کی گئی ہے۔
10. ان کے سوا جو خواتین ہیں، (ان کا مہر یعنی Marriage Gift ادا کر کے اپنے ساری عمر تک) معاشی خدمت کے لیے آپ ذمہ داری لے کر ان سے نکاح کرنا آپ کے لیے حلال ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ آپ پاک دامن رہنے والے ہوں نہ کہ بدکاری کرنے والے۔
11. پھر (اس سے پہلے اگر مہر ادا نہیں کیا ہے تو) جو فائدہ ان سے اٹھایا ہے، اس کے صلے میں ان کا مہر ادا نہیں ادا ابھی کر دیجیے کہ یہ ایک فرض کے طور پر ہے۔
12. مہر طے کرنے کے بعد، البتہ آپس کی (آزادی سے) رضامندی سے جو کچھ معاہدے میں طے کر لیں تو اس میں آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

بے شک، اللہ علم اور حکمت جاننے والا ہے۔

نکاح میں بنیادی معاہدہ یہ ہے کہ شوہر ساری عمر تک اپنی بیگم کی معاشی خدمت کرتا رہے گا۔ شادی کے دن ثبوت کے طور پر شوہر اپنی بیگم کو ٹوکن منی کے طور پر جو رقم یا گاڑی یا زیورات وغیرہ جو کچھ دیتے ہیں تو اسے مہر کہا جاتا ہے جس سے ثبوت ملتا ہے کہ شوہر واقعی سیریئس ہے۔ اس معاہدے میں شادی سے پہلے ہی دونوں کے والدین شرائط طے کر کے قانونی معاہدہ کر لیتے ہیں اور سائن شادی کے دن پر کیا جاتا ہے۔ اس میں شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیگم کو ساری عمر تک معاشی خدمت کرے گا اور خاتون اپنی آزادانہ مرضی سے طے کر لیتی ہے کہ وہ ساری عمر تک شوہر کی یہ خدمت کرے گی بالخصوص بچوں کی پرورش۔

ہمارے ہاں ایک جاہلیت جیسی حرکت ہے کہ لوگ اسے شرعی مہر کو صرف Rs 32 کہہ دیتے ہیں۔ اس کی کوئی دینی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ یہ کچھ مقدموں میں ایجاد ہوا کہ اورنگ زیب عالمگیر نے قانون سوچا کہ مہر کی کم از کم لمٹ ہونی چاہیے کیونکہ بہت سے مقدموں میں مہر کا معاہدہ نہیں ہو سکا تھا۔ یہ وقت 1700CE کا زمانہ تھا جب روپے کی ویلیو معقول تھی۔ اس زمانے میں Rs. 32 = $32 = Euro32 = British Pound 32 ہوتے تھے تو اس لیے اس قانون میں کم از کم مہر کی معقول لمٹ طے ہو گئی۔ لیکن موجودہ زمانے میں جب کرنسی کی ویلیو اتنی گر گئی تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

سورۃ النساء 4: غلامی کے خاتمے کا طریقہ کار

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ
الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ۚ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ
فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ
مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَا
أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ
مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ
خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ ۚ وَأَن تَصْبِرُوا خَيْرٌ
لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ‎(25)

13. آپ میں سے جو آزاد مسلمان خواتین کے ساتھ نکاح کی طاقت نہ رکھتے ہوں، انہیں چاہیے کہ آپ ان مسلمان لونڈیوں سے شادی کر لیں جو آپ کی لمٹ میں ہوں۔ (یاد رکھیے کہ) اللہ تعالی آپ کے ایمان کی کوالٹی سے خوب واقف ہے جبکہ آپ سب انسان ایک ہی جنس سے پیدا ہوئے ہیں۔

14. چنانچہ ان (لونڈیوں) کے مالکوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کر لیجیے اور صحیح قانون کے مطابق اُن کے مہر بھی اس خاتون کو ادا کر دیجیے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ (شادی کیجیے) کہ وہ خاتون پاک دامن رہی ہوں، بدکاری کرنے والی اور چوری چھپے آشنائی کرنے والی نہ ہوں۔

15. پھر جب وہ پاک دامن (لونڈی) رکھی جائیں اور اس کے بعد اگر کسی بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر بھی اس آزاد خواتین کی سزا (100 کوڑے) کی آدھی سزا لونڈیوں کے لیے ہے۔

16. نکاح کی یہ اجازت (اگر معاشی مشکلات میں ہوں تو) آپ میں سے ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں گناہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو۔ ورنہ صبر کر لیجیے تو یہ آپ کے لیے بہتر ہے اور (مطمئن رہیے کہ احتیاط کے باوجود کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو) اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

جاہلیت کی ذلیل ترین حرکت یہ تھی کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے جنگ کر کے جو فتح کر لیتا تو دوسرے قبیلے کے بچوں، بچیوں اور خواتین کو غلام بنا لیتے تھے اور پھر ان خواتین کو طوائف بنا دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت جب بن گئی تو اس وقت غلامی کو ختم کرنے کی ضرورت تھی لیکن یہ مسئلہ تھا کہ جو موجودہ غلام ہیں، انہیں ایک دن میں آزاد کر دیتے تو پھر وہ گھر سے نکل جاتے۔ مرد پھر بھکاری بن جاتا اور خواتین طوائف بن جاتیں کہ ان کی بچپن سے تربیت رہی تھی۔ اللہ تعالی نے شریعت میں وہ طریقے ارشاد فرمائیے کہ کس طرح آپ نے غلامی ختم کرنی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساری عمر تک غلام اور لونڈیوں کو آزاد کرتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد مسلمانوں میں جاہلیت کی عادت پھر شروع ہوئی اور غلامی جاری رہی تو اسی وجہ سے ان پر منگول، یورپ اور امریکہ کی مغلوبیت کی سزا آ گئی۔

سورۃ النساء4: فیملی سے متعلق قانون کی وجوہات

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.(26)	اللہ تعالی کا ارادہ ہے کہ آپ پر اپنی آیات واضح کر دے اور آپ کو ان (نیک) لوگوں کی راہوں پر چلائے جو آپ سے پہلے گزرے ہیں تاکہ آپ پر عنایت کی نظر کرے کیونکہ اللہ تعالی علم وحکمت جاننے والا ہے۔
وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا.(27)	اللہ تعالی تو یہی چاہتا ہے کہ آپ پر عنایت کی نظر کرے، لیکن جو لوگ اپنی بری خواہشوں کی پیروی کر رہے ہیں تو ان کی خواہش اس کے برخلاف یہ ہے کہ آپ حق کے راستے سے بالکل ہی بھٹک کر رہ جائیں۔
يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا.(28)	اللہ تعالی آپ سے پابندیوں کو آسان کرنا چاہتا ہے، (اِس لیے کہ آپ کی کمزوریوں کی رعایت کرے)اور حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی نے شریعت جو قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے، وہ اتنی آسان ہے کہ ہر نارمل انسان عمل کر سکتا ہے۔ بنی اسرائیل اور مسلمانوں کے فقہاء نے یہ غلطی کی ہے کہ انتہائی سخت پالیسی پروسیجر ز ایجاد کر دیے ہیں کہ دین کو انہوں نے بہت ہی مشکل کر دیا ہے۔ یہ مشکلات تو جعلی احادیث اور فلسفہ کی بنیاد پر پیدا ہوئی ہیں۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ شریعت کے احکامات کو قرآن مجید اور صحیح (قابل اعتماد) احادیث کی بنیاد پر ریسرچ کریں اور پھر آسان شریعت پر عمل کریں۔

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- ❑ آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔ نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- ❑ آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- ❑ آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ
- ❑ آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- ❑ آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4: فراڈ، قتل وزیادتی سے متعلق پالیسی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا.(29)	اہل ایمان! ایک دوسرے کا فنڈ آپس میں باطل طریقوں سے حاصل بالکل نہیں کیجیے گا۔ صرف اور صرف یہ طریقہ جائز ہے کہ آپ باہمی آزادی، رضامندی کا بزنس ہو، جس سے کوئی مال حاصل ہو جائے۔ ایک دوسرے کو ہرگز قتل نہ کیجیے گا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالی آپ پر بڑا مہربان ہے۔
وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا.(30)	(یہ وارننگ ہے کہ) جو لوگ ظلم وزیادتی کے ساتھ ایسی حرکت کریں گے، انہیں ہم ضرور ایک سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالی کے لیے بہت ہی آسان ہے۔
إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا.(31)	آپ کو جن گناہوں (قتل، فراڈ، ڈکیتی اور کرپشن) سے منع کیا جارہا ہے، ان کے بڑے بڑے گناہوں سے اگر آپ بچتے رہے تو آپ کی چھوٹی برائیوں کو ہم آپ کے ریکارڈ سے ڈیلیٹ کر دیں گے اور آپ کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

سورۃالنساء4: فراڈ، قتل وزیادتی سے متعلق پالیسی

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۚ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.(32)	جو کچھ اللہ تعالی نے آپ میں سے ایک کو دوسرے پر (فنڈز کی شکل میں) ترجیح دی ہے، اس کی خواہش نہ کیجیے گا۔ اس لیے کہ مردوں نے جو کچھ (نیکی کو) حاصل کیا ہے، اس کا حصہ انہیں مل جائے گا اور خواتین نے جو کچھ (نیکی) حاصل کی ہے، اس کا حصہ انہیں بھی لازماً مل جائے گا۔ (ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خواہش ہو تو پھر اس نیکی کی راہ میں مقابلہ کیجیے اور اس کے لیے) اللہ تعالی سے اس کے فضل کا حصہ مانگ لیجیے۔ یقیناً اللہ تعالی ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔
وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا.(33)	(یہی ترجیحات وراثت کی تقسیم میں بھی ملحوظ ہیں) چنانچہ والدین اور رشتے داروں کے چھوڑے ہوئے فنڈز میں ہم نے ہر ایک کے لیے وارث طے کر دیے ہیں۔ (چنانچہ ان میں تبدیلی کی کوشش نہ کیجیے گا۔) رہے وہ لوگ جن سے آپ کا معاہدہ ہوں تو ان کا حصہ انہیں دے دیجیے۔ (اس میں، البتہ کسی حقدار کو نقصان پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں ہونا چاہیے) کیونکہ اللہ تعالی ہر عمل کو ریکارڈ کر رہا ہے۔

سورۃ النساء4: فیملی کے ادارہ کی پالیسی۔۔۔ میاں بیوی کی لڑائی کا حل

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا (34)	مرد و خواتین کی (فیملی کے ادارے کے) مرد کو سربراہ بنایا گیا ہے۔ اِس لیے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر ذمہ داری بخشی ہے کیونکہ شوہروں نے اپنا مال (فیملی کے کے لیے) خرچ کرتے رہتے ہیں۔ پھر جو نیک خواتین ہیں تو وہ فرمانبردار ہوتی ہیں اور فیملی سیکرٹ معاملات کی حفاظت کرتی ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے بھی رازوں کی حفاظت کی ہے۔ (اسی اصول پر آپ کو حق دیا گیا ہے کہ) جن خواتین سے آپ کو سرکشی کا اندیشہ ہو تو انہیں نصیحت کر لیجیے۔ (پھر اگر مسئلہ حل نہ ہو تو) ان کے بیڈ روم پر انہیں تنہا چھوڑ دیجیے۔ (لیکن پھر بھی نہ مانیں تو پھر مجبوراً ہلکی معمولی سی) سزا انہیں دے سکتے ہیں۔ پھر اگر وہ آپ کی بات ماننے لگیں تو ان پر الزام کی وجہ نہ ڈھونڈیے گا کیونکہ یقیناً اللہ تعالی بہت بلند ہے اور بہت بڑا ہے (تو آپ کی زیادتی سے سزا بھی دے گا۔)
وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا (35)	(اس کے باوجود بھی صورت حال بہتر نہ ہو اور) آپ لوگ میاں بیوی کے درمیان لڑائی کا اندیشہ محسوس ہو تو ایک جج مرد کے لوگوں میں سے اور ایک جج خاتون کے لوگوں میں سے مقرر کر لیجیے۔ (اگر نیت درست ہو تو) دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ تعالی ان کے درمیان اصلاح پیدا کر دے گا کیونکہ یقیناً اللہ تعالی علم اور خبر جانتا ہے۔

شادی کے سلسلے میں ایک انسٹیٹیوٹ بن جاتا ہے تاکہ میاں بیوی محبت کے ساتھ رہیں اور اپنی اولاد کی عمدہ پرورش کر سکیں۔ اللہ تعالی نے اس رشتے میں شوہر کو اس لیے اس ادارے کا ہیڈ بنایا ہے کیونکہ وہ معاشی ذمہ داری ہے۔ اگر بیگم سرکش ہو تو پھر اللہ تعالی نے اسٹیپ بائی اسٹیپ حکم فرمایا ہے تاکہ مجبوراً آخری حد تک سزا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح کر دیا کہ اس میں جسم پر چوٹ نہیں آنی چاہیے بلکہ محض نفسیاتی سزا ہی ہو۔ بیویوں کے حقوق پر آخری حجۃ الوداع کے لیکچر میں فرمایا: "لوگو! خواتین کے بارے میں میری وصیت قبول کیجیے کیونکہ وہ آپ کی فیملی میں ہیں۔ آپ نے انہیں اللہ کے عہد پر اپنی رفاقت میں لیا ہے اور انہیں اللہ ہی کے قانون کے تحت اپنے کنٹرول میں لیا ہے۔ آپ ان پر یہ حق ہے کہ خاتون گھر میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، جسے آپ پسند نہیں کرتے۔ اگر ایسی حرکت ہو تو آپ انہیں ہلکی سزا دے سکتے ہیں لیکن آپ پر انہیں کھانا کھلانے اور لباس کی ذمہ داری فرض ہے۔" (صحیح مسلم، باب حجۃ الوداع)

سورۃالنساء4: تعمیر شخصیت

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۔(36)	1. آپ سب اللہ تعالی کی عبادت کیجیے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ہر گز نہ بنائیے۔ 2. والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیجیے۔ 3. رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار اور اجنبی پڑوسیوں اور کولیگز کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آیئے۔ 4. اِسی طرح مسافروں اور لونڈی غلاموں جو آپ کے قبضے میں ہوں تو (عمدہ رویہ اور حسن سلوک کیجیے۔) اللہ تعالی ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو تکبر کرتے ہیں اور اپنے اسٹیٹس پر فخر کرتے ہیں۔
الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۔(37)	5. جو خود بھی بخل کرتے ہیں دوسروں کو بھی اِسی کا مشورہ دیتے ہیں جبکہ اللہ تعالی نے اپنے فضل میں سے جو کچھ انہیں دیا ہے، اسے چھپاتے ہیں۔ ایسے ناشکروں کے لیے ہم نے ذلیل کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض تھا کہ غلامی ختم کریں۔ آپ کی حکومت میں جو غلام ہوتے تھے تو انہیں کس طرح تشدد روک کر آزاد کرتے تھے۔ اس کی ایک کیس اسٹڈیز اس حدیث میں دیکھ لیجیے۔
ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا۔ اتنے میں میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: "ابو مسعود! جان لیجیے کہ اللہ تعالی آپ پر اس سے زیادہ قدرت واختیار رکھتا ہے جتنا آپ اس (غلام) پر طاقت رکھتے ہیں۔" یہ آواز دو مرتبہ سنی تو میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! اللہ تعالی کی رضا کے لیے یہ غلام آزاد ہے۔" آپ نے فرمایا: "اگر آپ اسے نہ کرتے تو آگ آپ کو لپٹ جاتی یا آگ آپ کو چھو لیتی۔" [سنن أبي داؤد / أبواب النوم / حديث: 5159]

سورۃ النساء 4: تعمیر شخصیت

وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا. (38)	جو لوگ اپنا مال لوگوں کو دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالی کو مانتے نہیں ہیں اور نہ ہی قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ان کا ساتھی شیطان ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو وہ بہت ہی برا دوست ہے۔
وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا. (39)	اان کا کیا نقصان تھا کہ اگر یہ اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے تاکہ اللہ تعالی نے جو کچھ انہیں عنایت فرمایا ہے تو اس میں سے (لوگوں کی خدمت کے لیے) خرچ کرتے؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی ان سے خوب باخبر ہے۔
إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا. (40)	اللہ تعالی ذرہ برابر حق تلفی کسی سے نہ کرے گا اور کسی کی ایک نیکی ہو گی تو اسے ملٹی پلائے کر کے بڑھائے گا اور خاص اپنے پاس سے اسے بہت بڑا اجر بھی عطا فرمائے گا۔
فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا. (41)	پھر اس دن یہ کیا کریں گے، جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کو لائیں گے اور ان لوگوں پر (اے رسول!) آپ کو گواہ بنا کر کھڑا کریں گے۔
يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا. (42)	وہ لوگ جو اس آخرت کے دن انکار پر اصرار کرتے رہے اور جنہوں نے رسول کی نافرمانی کی ہے، تمنا کریں گے کہ کاش! زمین ان پر انہیں سمیت برابر کر دی جائے اور وہاں وہ اللہ تعالی سے کوئی بات بھی چھپا نہ سکیں گے۔

سورۃ النساء 4: تعمیر شخصیت۔۔۔ نماز، غسل، مسح اور نشہ کی شریعت

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا۔ (43)	اہل ایمان ! (اللہ تعالی کی عبادت کا جو حکم آپ کو پہلے دیا گیا ہے، اس کا سب سے بڑا مظہر نماز ہے۔اس لیے:) 1. آپ نشے میں ہوں تو نماز کی جگہ کے اس وقت تک قریب نہ جایئے گا جب تک آپ جو کچھ کہہ رہے ہوں تو اسے سمجھنے لگیں۔ 2. اسی طرح ازدواجی تعلق کی حالت میں بھی، جب تک غسل نہ کر لیں، سوائے اس کہ (مسجد سے) صرف گزر جانا پیش نظر ہی ہو۔ 3. اگر آپ بیمار ہوں یا سفر میں ہوں یا آپ میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آئیں یا آپ نے خواتین سے ازدواجی تعلق کیا ہو، پھر پانی نہ ملے تو کوئی پاک جگہ دیکھیے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیجیے گا۔ (اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ یہ رعایت فرمائی ہے) اِس لیے کہ اللہ تعالی درگذر کرنے والا اور بخشش فرمانے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جاہلیت کی عادت تھی کہ لوگ نشہ پی لیا کرتے تھے۔ مکہ مکرمہ والی سورتوں میں اس نشے کو حرام فرمادیا۔ جو لوگ ایمان لائے تو وہ اس حرکت کو چھوڑتے رہے۔ جب مدینہ منورہ میں حکومت قائم ہو گئی اور بہت سے نئے لوگ ایمان لائے تو اللہ تعالی نے اسٹیپ بائی اسٹیپ ہی شریعت کے احکامات نازل کیے۔ پہلے انہیں بتادیا کہ نشہ کی حالت میں پھر نماز شروع نہ کریں اور ساتھ یہ بتادیا کہ ہر ٹائم پر نماز فرض ہے اور اسے چھوڑنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اس میں نئے اہل ایمان نشہ چھوڑنے لگے۔ آخر کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سزا بھی شروع کر دی تا کہ جن میں عادت نہیں بنی تو وہ رک جائے۔
عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا، اور آپ حنین میں تھے۔ آپ نے اس کے منہ پر خاک ڈال دی، پھر اپنے اصحاب کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اپنے جوتوں اور جو چیزیں ان کے ہاتھوں میں تھیں، ان سے مارا۔ یہاں تک کہ آپ فرمانے لگے: ''اب بس کر لیجیے۔'' تب لوگوں نے اسے چھوڑا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے تو آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی شراب کی حد میں 40 کوڑے مارتے رہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کے شروع میں 40 کوڑے ہی مارے، پھر خلافت کے اخیر میں انہوں نے 80 کوڑے مارے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی 80 کوڑے اور کبھی 40 کوڑے مارے، پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے 80 کوڑوں کو قانونی طور پر کنفرم کر دیا۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الحدود 4488)

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ
- آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4: اہل کتاب کا پراپیگنڈا۔۔۔اللہ تعالی کا فائنل جواب اور وارننگ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ۔ (44)	(اے رسول!) آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالی کی کتاب (تورات) کو حاصل کر چکے ہیں؟(جب اسی تورات کی شریعت پیش کی جاتی ہے تو اسکے مقابلے میں) وہ گمراہی کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ آپ کو کنفیوز کر سکیں۔
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا۔ (45)	آپ کے ان دشمنوں سے اللہ تعالی خوب واقف ہے۔ (آپ اِن کی پروانہ کیجیے اور مطمئن رہیے کہ) آپ کی حمایت اور مدد کے لیے اللہ تعالی ہی کافی ہے۔
مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا۔ (46)	ان میں جو لوگ یہودی فرقہ بن گئے ہیں، ان کا ایک گروپ (رسول اللہ سے ملاقات میں) زبان کو توڑ موڑ کر اور دین پر طنز کرتے ہوئے لفظوں کو ان کے موقع و محل سے ہٹا دیتا ہے اور الفاظ '**سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا**' (سن لیا لیکن انکار کیا) کی جگہ '**اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ**' (نہ سنا اور نہ اطاعت کی) اور '**رَاعِنَا**' (ہمارا چرواہا) کہتے لگتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ '**سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا**' (سن لیا اور اطاعت کی)، '**اِسْمَعْ**' (ہم نے سن لیا) اور '**أُنْظُرْنَا**' (پلیز ہم پر عنایت کیجیے) کہتے تو ان کے لیے موقع و محل کے عین مطابق عمدہ ہوتا۔ لیکن ان کے منکر ہو جانے کے باعث اللہ تعالی نے ان پر لعنت کر دی ہے چنانچہ وہ کم ہی ایمان لائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت مدینہ منورہ میں تھی اور وہاں یہودی آزاد قبیلے رہتے تھے۔ ان کے مقدمے اور مجرمانہ عمل پر تورات کی بنیاد پر انہیں سزا دی جاتی تھی۔ اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی انہیں اپنے پاس بلا لیتے یا خود ان کے پاس پہنچ کر قرآن مجید کی دعوت پہنچا دیتے تھے تاکہ ان کے مخلص لوگ ایمان لا سکیں۔ اس کا نتیجہ یہی ہوا کہ مخلص لوگ ایمان لائے لیکن اکثریت اپنے تعصب میں ایمان نہ لائے۔

سورۃ النساء 4: جنت سے متعلق غلط فہمی کہ یہ ہماری نسل کے لوگ ہی جنت میں جائیں گے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا.(47)	اے اہل کتاب ! جنہیں کتاب (تورات) دی گئی تھی، اس (قرآن) کو مان لیجیے جو ہم نے (شریعت تورات) کی کنفرمیشن میں نازل کیا ہے جو خود آپ کے پاس موجود ہیں۔ مان لیجیے، اِس سے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں کر پیچھے کی طرف الٹ کر برابر کر دیں یا ان پر اسی طرح لعنت کر دیں جیسے سبت والے لوگ (جو عبادت کے دن میں اللہ تعالی سے فراڈ کرنے لگتے تھے تو ان) پر لعنت کر دی تھی کیونکہ اللہ تعالی کا حکم ہو کر رہتا ہے۔
إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا.(48)	(اِن کا خیال ہے کہ اِن کے عقائد و اعمال خواہ کچھ بھی ہو، یہ لازماً جنت میں جائیں گے کیونکہ ہم انبیاء کی نسل میں ہیں۔ حالانکہ) اللہ تعالی انہیں معاف نہیں کرے گا کیونکہ (جانتے بوجھتے) اس کا شریک ایجاد کیا ہو۔اس کے نیچے البتہ وہ گناہ (جن کی نیت درست ہو لیکن غلطی سے گناہ کی اور توبہ کر دی تو) معاف فرما دے گا۔ جو شخص اللہ تعالی کا شریک ایجاد کرے تو وہ شخص ایک بہت بڑے گناہ کا فراڈ کرتا ہے۔
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا.(49)	آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو (شرک جیسے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور اس کے باوجود) اپنے آپ کو پاکیزہ بھی سمجھتے ہیں۔ ہر گز نہیں، بلکہ اللہ تعالی ہی جسے چاہتا ہے (اس کی نیت کے لحاظ سے) پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ (یہ اپنے کرتوتوں کی سزا لازماً بھگت لیں گے) اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔
انْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُبِينًا.(50)	انہیں دیکھیے (کہ اپنے ان دعوؤں سے) یہ اللہ تعالی پر کیسا فراڈ ایجاد کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ صریح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

سورۃ النساء 4: جادو ٹونا اور شیطان کی عبادت

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا. (51)	آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا نہیں جو اللہ تعالی کی کتاب (تورات) حاصل کر چکے ہیں؟ یہ جبت یعنی جادو ٹونا اور طاغوت یعنی شیطان کو مانتے ہیں کہ کافروں سے متعلق کہتے ہیں کہ اہل ایمان سے زیادہ صحیح راستے پر تو وہی کافر لوگ ہیں۔
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا. (52)	یہی لوگ ہیں کہ جن پر اللہ تعالی نے لعنت کر دی ہے اور جن پر اللہ لعنت کر دے، پھر آپ اُن کا کوئی مددگار نہیں پا سکتے ہیں۔
أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا. (53)	کیا اللہ تعالی کی حکومت میں ان کا بھی کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ لوگوں کو معمولی رقم بھی دینے کے لیے تیار نہ ہوتے۔
أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا. (54)	کیا یہ اللہ تعالی کی اہل ایمان سے عنایت پر حسد کر رہے ہیں؟ یہی بات ہے تو سن لیجیے کہ ہم نے تو اولاد ابراہیم کو اپنی شریعت اور اپنی حکمت بخش دی اور انہیں ایک عظیم ملک کی حکومت عطا فرما دی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امت میں دو شاخیں بن گئیں: ایک بنی اسرائیل اور دوسرے بنی اسماعیل۔ پہلے بنی اسرائیل پر ذمہ داری دی گئی کہ وہ باقی تمام انسانوں تک اللہ تعالی کی دعوت پہنچا دیں۔ انہوں نے جب یہ ذمہ داری صحیح طرح پر عمل کیا تو انہیں 1000-930BC کے زمانے میں دنیا کی سپر پاور بنا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے گمراہیاں اختیار کیں اور خود بھی شرک، فراڈ، کرپشن اور فرقہ واریت کرنے لگے تو پہلے ہدایت کرتے رہے لیکن بالآخر ان پر مغلوبیت کی سزا 70CE-Today دے دی۔ اب قرآن مجید نازل ہوتے ہوئے دوسری شاخ بنی اسماعیل پر یہی ہدایت کی دعوت کی ذمہ داری دی تو بنی اسرائیل میں حسد شروع ہوا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مسلمہ جب تک قرآن مجید کے مطابق عمل کرتے رہے تو وہ دنیا کی سپر پاورز (622-1258CE) بنے لیکن جب انہوں نے قرآن مجید کو چھوڑا تو وہ خود مغلوبیت کی سزا (1258CE-Today) میں آ گئے۔ جزا و سزا کو پریکٹیکل تاریخ میں اس لیے کر دیا تاکہ باقی تمام انسانوں کو ثبوت مل جائے کہ ہر انسان کو اپنے عمل کے لحاظ سے فائنل رزلٹ پر اسے جزا یا سزا کا سلسلہ ملے گا۔

سورۃ النساء 4: پراپیگنڈا کے نتائج

فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا.(55)	(انہوں نے ابھی تک اس کی قدر نہیں پہچانی چنانچہ) ان میں ایسے بھی ہیں جو اس (قرآن کی وزڈم اور اس شریعت) پر ایمان لائے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو اس سے منہ موڑ گئے ہیں۔ اس طرح کے لوگوں کے لیے جہنم کی بھڑکتی آگ ہی کافی ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا.(56)	جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے، انہیں ہم عنقریب ایک بڑی آگ میں جھونک دیں گے۔ چنانچہ ان کی کھالیں (Skins) جب پک جائیں گی، ہم ان کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ (ابھی وہ بچ سکتے ہیں اور توبہ کریں کہ) بے شک، اللہ تعالیٰ محبت و حکمت کا مالک ہے۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا.(57)	چنانچہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو انہیں عنقریب ہم ایسے گارڈنز میں داخل کر دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں (Favorite Shades) میں رکھیں گے۔

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔ نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ **آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)**
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ
- آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃالنساء4: حکومتی فیصلے کا اصول(The Policies & Decision Making)

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ۔(58)	(اہل ایمان ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم حکومت عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو اس موقع پر) اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت کرتا ہے کہ: 1. ذمہ داریاں صرف انہی حقداروں کو (میرٹ کے ساتھ) ادا کیجیے۔ 2. جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو انصاف کے ساتھ کیجیے۔ نہایت اچھی ہدایت ہے جسے اللہ تعالیٰ آپ کو نصیحت کرتا ہے۔ بے شک، اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے (چنانچہ آپ کی پرفارمنس ریکارڈ کر رہا ہے۔)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۔(59)	اہل ایمان ! (یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ حکومت ہے، چنانچہ) 3. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کیجیے اور جو لوگ آپ میں سے معاملات کے ذمہ دار بنائے جائیں تو (اطاعت ہی کیجیے اور بغاوت نہ کیجیے۔) 4. پھر اگر کسی معاملے میں آپ میں اختلاف رائے ہو جائے تو (فیصلے کے لیے) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دیجیے، اگر آپ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت عنایت فرمائی تو ساتھ اس کے لیے یہی احکامات نازل کیے جو ان آیات اور مکہ مکرمہ میں جب حکومت کی پیش گوئی ارشاد ہوئی تو ساتھ ہی سورۃ الشوریٰ میں بھی فرمایا کہ حکومت کی پالیسی پروسیجرز کیسے ہونے چاہئیں۔ اس کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دی جسے آپ احادیث میں پڑھ سکتے ہیں اور کچھ احادیث اگلے صفحے میں موجود ہیں۔ امت مسلمہ کی حکومتیں جب تک اس پر عمل کرتے رہے تو وہ سپر پاورز ہی رہے اور جب اس کا انحراف کیا تو پوری تاریخ میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس کا رزلٹ کیا رہا ہے۔

سورۃالشوریٰ 42: اہل ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسی دنیا میں رزلٹ اور اجتماعی طریقہ کار

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ. (37) وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. (38) وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ. (39)	وہی (اہل ایمان ہی ہیں) جو : 1. بڑے گناہوں جیسے کھلی ہوئی بے حیائیوں سے بچتے ہیں۔ 2. اور جب کبھی غصہ آجائے تو ایسے لوگ ہیں جو درگذر کر جاتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنے رب کی دعوت پر لبیک کہی ہے۔ 3. نماز کا اہتمام رکھا ہے۔ 4. ان کا اجتماعی نظام (Decision Making) ان کے باہمی مشورے پر قائم ہے۔ 5. اور ہم نے جو رزق انہیں عطا فرمایا ہے، اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ 6. وہی لوگ تو بدلہ اس وقت ہی لیتے ہیں، جب ان پر زیادتی کی جائے۔
وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ. (40)	اِس لیے کہ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ پھر جس نے معاف کیا اور معاملے کی اصلاح کر لی تو اس کی جزا اللہ تعالی کے ذمے ہے۔ یقیناً اللہ تعالی ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ. (41)	ہاں جن پر ظلم ہوا اور اس کے بعد انہوں نے بدلہ لیا تو یہی ہیں جن پر کوئی الزام نہیں ہے۔

حکومت کی ذمہ داری اور بغاوت سے متعلق احکامات

حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عدل وانصاف کرنے والے حکمران، اللہ کے ہاں، رحمٰن عزوجل کے دائیں طرف، نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں اہل وعیال اور اپنی عوام کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔“ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ 1472)

ضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے پاس اس مرض میں ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے جس میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں +ح کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں تسغ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اگر مجھے علم ہوتا کہ میں ابھی اور زندہ رہوں گا تو میں آپ کو یہ حدیث نہ سناتا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "کوئی شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی بھی حکومت کا ذمہ دار بنایا، وہ جس دن مرے اس حال میں مرے کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ خیانت کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ 4729)

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ کے بہترین امام (خلیفہ) وہ ہیں جن سے آپ محبت کریں اور وہ آپ سے محبت کریں، آپ ان کے لیے دعا کریں اور وہ آپ کے لیے دعا کریں۔ آپ کے تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے آپ بغض رکھیں اور وہ آپ سے بغض رکھیں، آپ ان پر لعنت کریں اور وہ آپ پر لعنت کریں۔" عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا ہم انہیں تلوار کے زور سے پھینک نہ دیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، جب تک کہ وہ آپ میں نماز قائم کرتے رہیں۔ جب آپ اپنے حکمرانوں میں کوئی ایسی چیز دیکھیں، جسے آپ ناپسند کرتے ہوں تو اس کے عمل کو ناپسند کیجیے لیکن اس کی اطاعت سے بغاوت نہ کیجیے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارہ 4804)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص (حاکم) کی اطاعت سے نکل گیا تو جماعت سے الگ ہو گیا اور اسی حالت پر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔ جو اندھیرے میں کسی جھنڈے تلے لڑا، محض عصبیت کی بنا پر غضبناک ہوتا ہے، یا عصبیت کی دعوت دیتا ہے یا عصبیت کی بنا پر مدد کرتا ہے اور قتل کر دیا جاتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو میری امت کے خلاف نکلتا ہے، نیک اور بد ہر ایک کو مارتا ہے اور مومن سے بھی احتراز نہیں کرتا اور نہ کسی سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرتا ہے تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور میں اس سے بری ہوں۔“ (صحیح مسلم، کتاب الامارہ 4786)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے انتقال کے بعد اگلی جنریشن میں حکومت کے خلاف بغاوتیں کرتے رہے تو اس کا رزلٹ یہی نکلا کہ عوام کو فائدہ نہیں ہوا بلکہ وہ ایک دوسرے کو قتل ہی کرتے رہے۔ آخر کار یہ ہوا کہ دیگر غیر مسلم اقوام نے ان پر قبضہ کر دیا اور ان پر مغلوبیت کی سزا ہی نافذ ہو گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکومتی فیصلے مشورے کے لحاظ سے کرتے رہے

اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کا قاعدہ خود اپنی نوعیت اور فطرت کے لحاظ سے پانچ باتوں کا تقاضا کرتا ہے:

1. اول یہ کہ اجتماعی معاملات جن لوگوں کے حقوق اور مفاد سے تعلق رکھتے ہیں انہیں اظہار رائے کی پوری آزادی حاصل ہو، اور وہ اس بات سے پوری طرح باخبر رکھے جائیں کہ ان کے معاملات فی الواقع کس طرح چلائے جا رہے ہیں، اور انہیں اس امر کا بھی پورا حصہ حاصل ہو کہ اگر وہ اپنے معاملات کی سربراہی میں کوئی غلطی یا خامی یا کوتاہی دیکھیں تو اس پر ٹوک سکیں، احتجاج کر سکیں، اور اصلاح ہوتی نہ دیکھیں تو سربراہ کاروں کو بدل سکیں۔ لوگوں کا منہ بند کر کے اور ان کے ہاتھ پاؤں کس کر اور ان کو بے خبر رکھ کر ان کے اجتماعی معاملات چلانا صریح بددیانتی ہے جسے کوئی شخص بھی اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کے اصول کی پیروی نہیں مان سکتا۔

2. دوم یہ کہ اجتماعی معاملات کو چلانے کی ذمہ داری جس شخص پر بھی ڈالنی ہو اسے لوگوں کی رضامندی سے مقرر کیا جائے، اور یہ رضامندی ان کی آزادانہ رضامندی ہو۔ جبر اور تخویف (کمی) سے حاصل کی ہوئی، یا تحریص واطماع (فراڈ ۹ سے خریدی ہوئی، یا دھوکے اور فریب اور مکاریوں سے کھسوٹی ہوئی رضامندی در حقیقت رضامندی نہیں ہے۔ ایک قوم کا صحیح سربراہ وہ نہیں ہوتا جو ہر ممکن طریقہ سے کوشش کر کے اس کا سربراہ بنے، بلکہ وہ ہوتا ہے جس کو لوگ اپنی خوشی اور پسند سے اپنا سربراہ بنائیں۔

3. سوم یہ کہ سربراہ کار کو مشورہ دینے کے لیے بھی وہ لوگ مقرر کیے جائیں جن کو قوم کا اعتماد حاصل ہو، اور ظاہر بات ہے کہ ایسے لوگ کبھی صحیح معنوں میں حقیقی اعتماد کے حامل قرار نہیں دیے جا سکتے جو دباؤ ڈال کر، یا مال سے خرید کر، یا جھوٹ اور مکر سے کام لے کر، یا لوگوں کو گمراہ کر کے نمائندگی کا مقام حاصل کریں۔

4. چہارم یہ کو مشورہ دینے والے اپنے علم اور ایمان و ضمیر کے مطابق رائے دیں، اور اس طرح کے اظہار رائے کی انہیں پوری آزادی حاصل ہو۔ یہ بات جہاں نہ ہو، جہاں مشورہ دینے والے کسی لالچ یا خوف کی بنا پر، یا کسی جتھہ بندی میں کسے ہوئے ہونے کی وجہ سے خود اپنے علم اور ضمیر کے خلاف رائے دیں، وہاں در حقیقت خیانت اور غداری ہوگی نہ کہ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کی پیروی۔

5. پنجم یہ کہ جو مشورہ اہل شوریٰ کے اجماع (اتفاق رائے) سے دیا جائے، یا جسے ان کے جمہور (اکثریت) کی تائید حاصل ہو، اسے تسلیم کیا جائے۔ کیونکہ اگر ایک شخص یا ایک ٹولہ سب کی سننے کے بعد اپنی من مانی کرنے کا مختار ہو تو مشاورت بالکل بے معنی ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرما رہا ہے کہ ''ان کے معاملات میں ان سے مشورہ لیا جاتا ہے'' بلکہ یہ فرما رہا ہے کہ ''ان کے معاملات آپس کے مشورے سے چلتے ہیں۔'' اس ارشاد کی تعمیل محض مشورہ لے لینے سے نہیں ہو جاتی، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ مشاورت میں اجماع یا اکثریت کے ساتھ جو بات طے ہو اسی کے مطابق معاملات چلیں۔

اسلام کے اصول شوریٰ کی اس توضیح کے ساتھ یہ بنیادی بات بھی نگاہ میں رہنی چاہیے کہ یہ شوریٰ مسلمانوں کے معاملات چلانے میں مطلق العنان اور مختار کل (Dictator) نہیں ہے بلکہ لازماً اس دین کے حدود سے جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تشریع سے مقرر فرمایا ہے، اور اس اصل الاصول کی پابند ہے کہ ''تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو اس کا فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے''، اور ''تمہارے درمیان جو نزاع بھی ہو اس میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو''۔ اس قاعدہ کلیہ کے لحاظ سے مسلمان شرعی معاملات میں اس امر پر تو مشورہ کر سکتے ہیں کہ کسی نص کا صحیح مفہوم کیا ہے، اور اس پر عمل درآمد کس طریقہ سے کیا جائے تاکہ اس کا منشا ٹھیک طور سے پورا ہو، لیکن اس غرض سے کوئی مشورہ نہیں کر سکتے کہ جس معاملہ کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول نے کر دیا ہو اس میں وہ خود کوئی آزادانہ فیصلہ کریں۔ (تفسیر تفہیم القرآن، سورۃ الشوریٰ)

اسلامی تہذیب کی ٹائم لائن

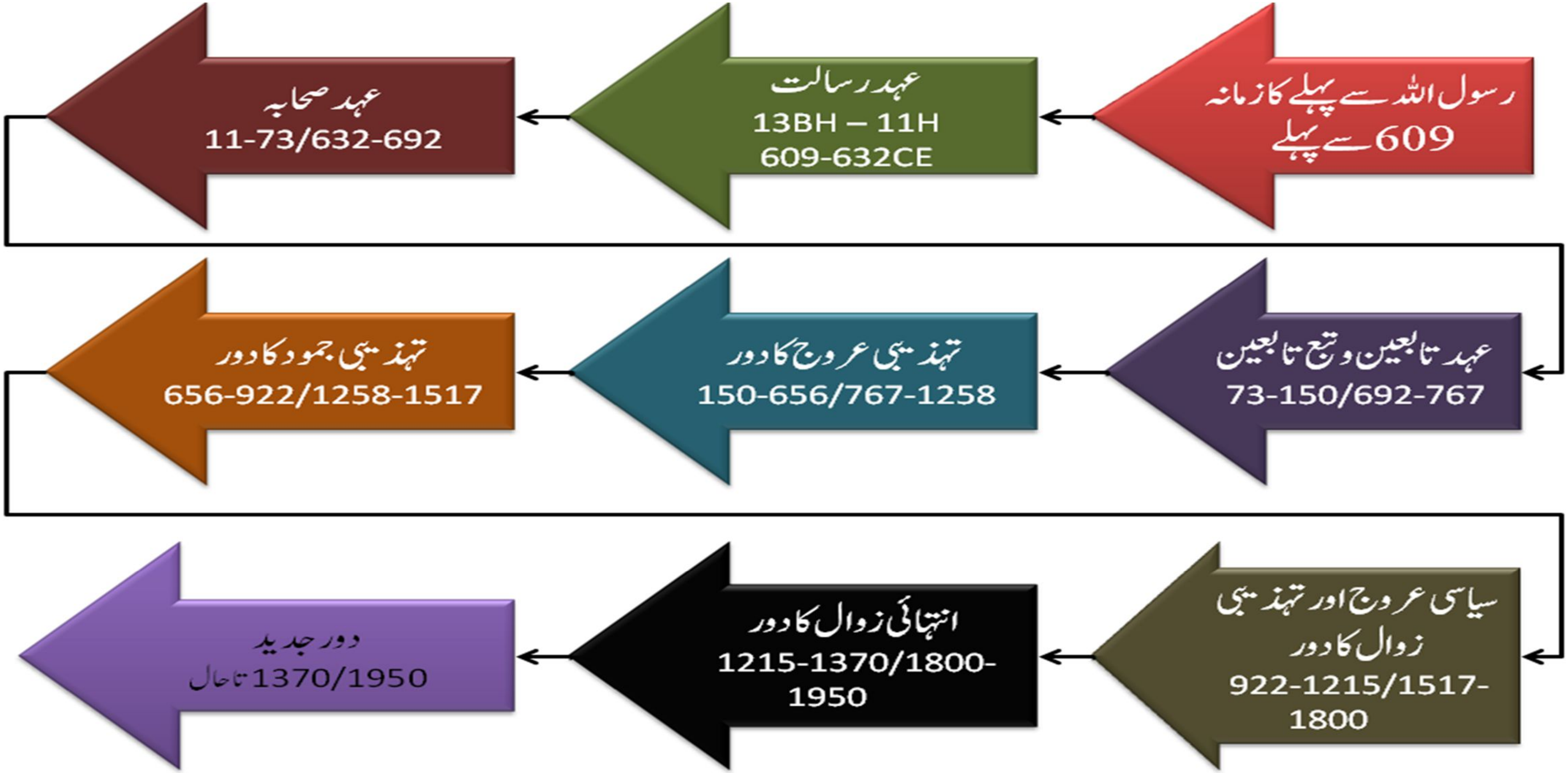

مسلمانوں کی تہذیبی تاریخ کے ادوار

مسلمانوں کا تہذیبی عروج و زوال

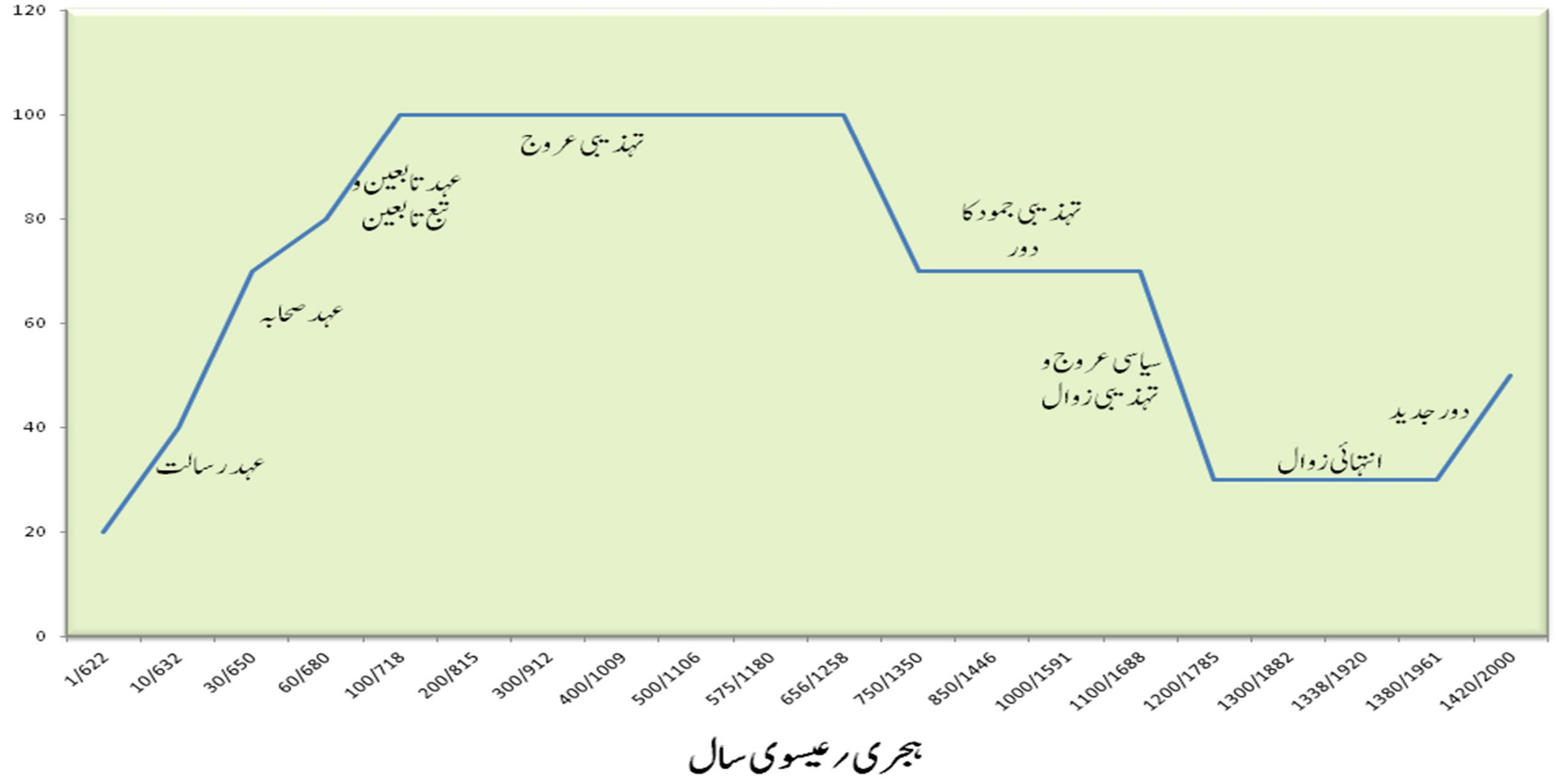

مسلمانوں کا سیاسی عروج وزوال

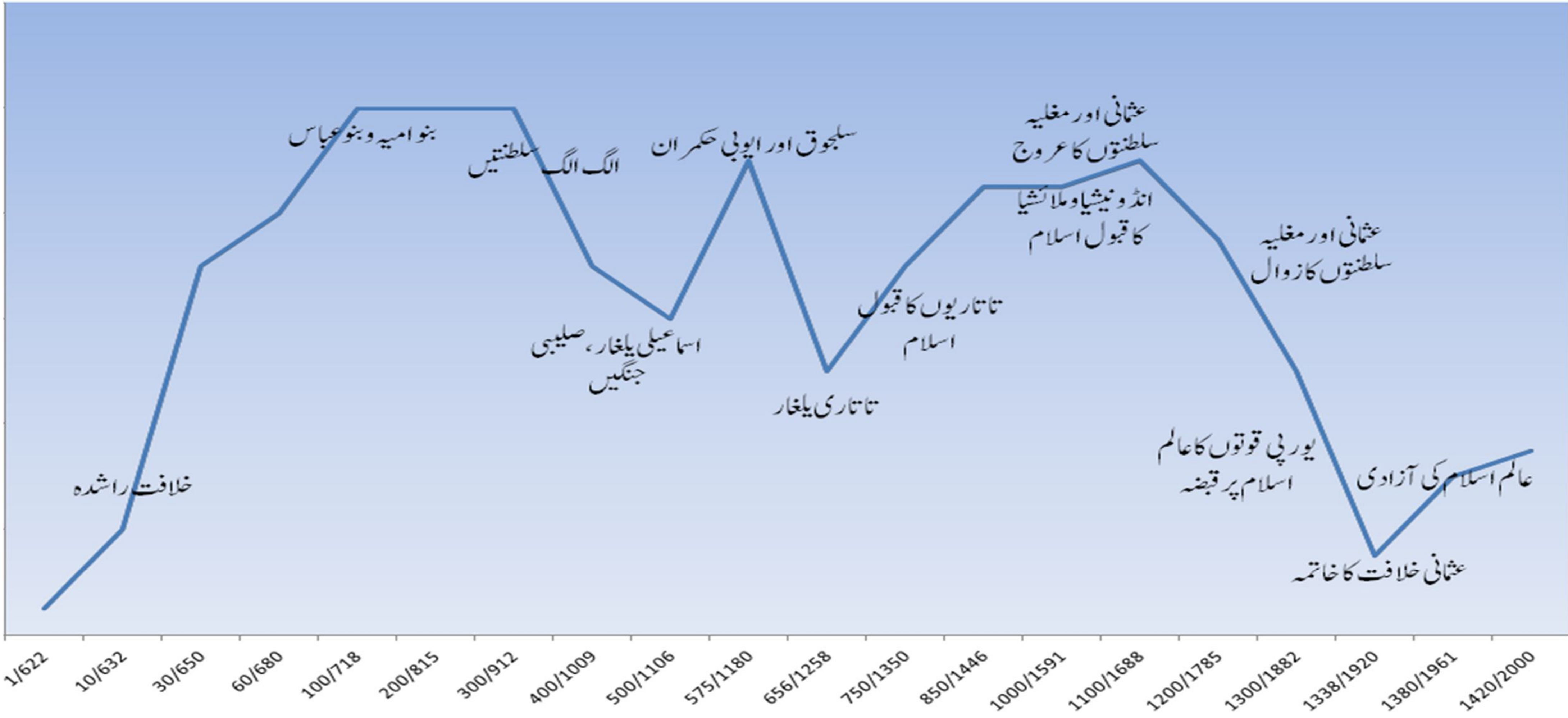

ہجری اور عیسوی سال

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- ❑ آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- ❑ آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- ❑ **آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ**
- ❑ آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- ❑ آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4: نفاق سے متاثر افراد کا رویہ اور مخلص افراد کو اس رویے سے بچنے کے احکامات

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا. (60)	(اے رسول!) آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس پر بھی ایمان لائے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا تھا۔ لیکن وہ چاہتے ہیں کہ (اللہ و رسول کو چھوڑ کر) اپنے معاملات کے فیصلے کے لیے اسی سرکش کی طرف رجوع کریں جو برائی کا لیڈر (Leader) ہے۔ حالانکہ انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ اس لیڈر کا انکار کر دیں لیکن (یہ شیطان کے پیرو ہیں) جبکہ شیطان چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں ڈال دے۔
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا. (61)	جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی کی اتاری ہوئی کتاب اور اس کے رسول کی طرف آیئے تو ان منافقوں کو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ آپ سے صاف کترا کر بھاگ جاتے ہیں۔

جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ مکرمہ میں رہے تو وہاں منافق پیدا نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ جو لوگ ایمان لاتے تو انہیں نفسیاتی اور جسمانی تشدد ہونے لگتا تھا۔ اس میں منافقین کو کیا فائدہ کہ وہ تشدد حاصل کریں اور کوئی معاشی یا سیاسی فائدہ ہو۔ اس کے بعد ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں اوس اور خزرج قبیلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنا حکمران بنا دیا۔ اس وقت وہاں کا بڑا سیاسی لیڈر عبداللہ بن ابی منافق بن گیا۔ وہ تو چاہتا تھا کہ مدینہ منورہ کا بادشاہ بن جائے لیکن اس وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں کی عوام نے آپ کو اپنا حکمران بنا دیا تھا۔

اب عبداللہ بن ابی اپنی سیاست کے لیے بظاہر ایمان کا اعلان کر دیا لیکن اصل میں ایمان نہیں لایا تھا۔ اس کی سیاسی پارٹی نے سازشوں کا سلسلہ شروع کیا کہ وہ ایک طرف اہل مکہ کے مشرکین اور یہودیوں سے دوستی کر دی تاکہ وہ مدینہ پر حملہ کریں اور دوسری طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف جعلی پراپیگنڈا کرنے لگے تاکہ انصار کے لوگ ان کے ساتھی بن جائیں کیونکہ وہ ان کے رشتے دار تھے۔ ٹارگٹ یہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حکومت ختم ہو جائے اور وہ قبضہ کر کے بادشاہ بن جائے۔ اس پارٹی کے تمام لوگ 100% منافق نہیں تھے بلکہ وہ کنفیوژن جیسی شکل میں تھے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں انہی ساتھیوں کو ٹارگٹ کر کے ایسی فصاحت و بلاغت سے اصلاح کی۔ بالآخر عبداللہ بن ابی کے بیٹے بھی خلوص کے ساتھ ایمان لائے اور پارٹی ختم ہو گئی۔

سورۃ النساء 4: منافقین کے لیے اطاعت رسول کی دعوت

فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا۔ (62)	مگر اس وقت کیا ہوگا، جب ان کے ہاتھوں کی لائی ہوئی کوئی مصیبت ان پر آ پڑے گی، پھر یہ اللہ تعالی کی قسمیں کھاتے ہوئے آپ کے پاس آئیں گے کہ ہم نے تو صرف بہتری چاہی تھی اور ہم تو یہی چاہتے تھے کہ (اہل مکہ اور اہل مدینہ میں) کچھ موافقت (Reconciliation) ہو جائے۔
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا۔ (63)	(اے رسول اور مخلص اہل ایمان!) یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ چنانچہ آپ لوگ انہیں اگنور کر لیجیے، انہیں نصیحت کیجیے اور ان کے بارے میں اِن کے ساتھ اس انداز سے بات کر دیجیے کہ دلوں میں اتر جائے۔
وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔ (64)	(انہیں بتا دیجیے کہ) ہم نے جو رسول بھی اسی وجہ سے بھیجا ہے تاکہ اللہ تعالی کی اجازت سے اس کی اطاعت کی جائے۔ (انہیں بتایئے کہ رسول کی عدالت کو چھوڑ کر انہوں نے ایک بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔) اگر یہ اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے، جب انہوں نے اپنی جان پر یہ ظلم ڈھایا تھا، پھر اللہ تعالی سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے معافی کی دعا کر لیتے تو اللہ تعالی کو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان پا لیتے۔

یہ بات انہی 100% منافقین کی تھی کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کنفیوژن پیدا کرنے کے لیے آتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول نہیں کی کہ انہوں نے توبہ کی ہی نہیں لیکن ان کی سیاسی پارٹی کے عام لوگوں کو ٹارگٹ بنا کر اللہ تعالی نے جو ارشادات فرمائے تو انہیں سمجھ آ گئی اور پھر اس امید کے ساتھ توبہ بھی کرنے لگے۔ ایک بار لیڈر عبداللہ بن ابی نے گستاخی کی کہ ہم تو ان مہاجرین کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ اس پر اس کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن ابی نے اپنے والد کو مدینہ میں آنے ہی نہیں دیا کہ اب آپ ہی کو مدینہ سے نکال دیتا ہوں۔ بالآخر لیڈر نے بڑی معذرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے درخواست کی تو آپ نے اس لیڈر کے بیٹے کے غصے کو ٹھنڈا کر دیا کہ وہ مخلص تھے۔

سورۃ النساء4: منافقین کے لیے اطاعت رسول کی دعوت

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.(65)	(اے رسول!) لیکن آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے، جب تک اپنے اختلافات میں آپ ہی کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ آپ فیصلہ کر دیں، اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور دل و جان سے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔
وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا.(66)	(یہ ایمان کا تو دعویٰ کرتے ہیں) اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے لوگوں کو قتل کرو یا اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکل آؤ، (جس طرح ہم نے موسیٰ کے زمانے میں منافقین کو کیا تھا) تو ان میں سے کم ہی لوگ اس حکم کی تعمیل کر دیتے۔ اس وقت جو نصیحت انہیں کی جا رہی ہے، یہ اگر اس پر عمل کرتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور (اس کے نتیجے میں دین پر مخلص ہو کر) یہ زیادہ ثابت قدمی کے ساتھ جمے رہتے۔
وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا.(67) وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا.(68)	یہ ایسا کرتے تو انہیں ہم اپنی طرف سے بہت بڑا اجر عطا کرتے اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت بخش دیتے۔
وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ.(69) وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا. (70)	(اے رسول! آپ انہیں بتا دیجیے کہ) جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے، وہی ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالی نے انعام فرمایا ہے: یعنی انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کیا ہی اچھے ہیں یہ دوست! یہ اللہ تعالی کی عنایت ہے کیونکہ اللہ تعالی کا علم کافی ہے۔

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔ نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ
- آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4: جہاد کی وجہ۔۔۔مذہبی جبر اور ظلم (Religious Persecution)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا. (71)	اہل ایمان! اپنا اسلحہ سنبھال لیجیے اور (مظلوموں کی مدد کے لیے جیسا موقع ہو) الگ الگ دستوں (Units) کی صورت میں یا اکٹھے (Corp Brigade) ہو کر نکل کھڑے ہو جائیے۔
وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا۔ (72)	آپ میں یقینا وہ لوگ (منافقین) بھی ہیں جو بالکل ڈھیلے پڑ جائیں گے، پھر اگر آپ کو کوئی نقصان پہنچے تو کہیں گے کہ اللہ تعالی نے مجھ پر بڑی عنایت کی کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا۔
وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ (73)	اگر آپ پر اللہ تعالی کا کوئی فضل ہو جائے تو لازماً اس طرح کہیں گے کہ گویا آپ کے درمیان ان کا کبھی کوئی رشتہ محبت نہ تھا اور کہیں گے کہ اے کاش! میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کر لیتا۔

اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ذمہ داری کر دی کہ پورے عرب کے تمام قبائل میں مذہبی جبر کے خلاف جہاد کریں۔ اس وقت قرآن مجید نازل ہو کر پورے عرب کے قبائل تک پہنچ رہا تھا اور مخلص لوگ ایمان لاتے لیکن انہی کے قبیلے کے سرداران پر مذہبی جبر کرتے اور انہیں اپنے شرک میں نافذ کرتے۔ کئی مرتبہ انہوں نے مدینہ پر حملے کیے لیکن بالآخر جنگ خندق میں سارے قبیلے اکٹھے ہو کر حملے کے لیے آئے تو اللہ تعالی نے ناکام کر دیا۔ بالآخر فتح مکہ کے بعد پورے عرب کے قبائل ایمان لائے اور مذہبی جبر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ذمہ داری ہوئی کہ وہ اس زمانے کی دونوں سپر پاورز روم اور ایران میں جہاد کر کے مذہبی جبر کو ختم کر دیں۔

اس کے بعد تمام انسان آزاد ہو گئے اور دیگر ملک کے لوگ ایمان لائے۔ انہیں آزادی مل گئی اور مذہبی جبر کے خلاف جہاد کا یہ سلسلہ 1-92H/622-711CE تک جاری رہا اور زمین کے اکثر ممالک میں مذہبی جبر ختم ہو گیا۔ اسی زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے شاگرد تابعین رحمتہ اللہ علیہم نے بزنس کرتے ہوئے غیر مسلم ممالک میں قرآن مجید پہنچا دیا اور بہت سے لوگ ایمان لاتے رہے۔ جن غیر مسلم ممالک میں مذہبی جبر باقی تھا تو وہ امیگریشن کر کے قریب مسلم ممالک میں سیٹل ہوتے رہے۔ جن غیر مسلم ممالک جیسے سری لنکا، ساؤتھ انڈیا کیریلا و تامل ناڈو، انڈونیشیا، ملیشیا اور چین میں مذہبی جبر نہیں تھا تو وہاں جہاد نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ گلوبل دعوت کے نتیجے میں اتنے ارب مسلمان آزادانہ طریقے سے دین پر عمل کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ غیر مسلم حضرات پر بھی اللہ تعالی کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

سورۃ النساء 4: جہاد کی وجہ۔۔۔مذہبی جبر اور ظلم (Religious Persecution)

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا. (74)	(ایسے منافقین کی مدد کی ضرورت اللہ تعالی کو نہیں ہے،) اس لیے وہی لوگ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں کامیابی حاصل کرنا چاہیں۔ (ان کے لیے بشارت ہے کہ) جو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرے گا اور خواہ مقتول ہو جائے یا غلبہ پالے تو اسے ہم ضرور اجر عظیم عطا کریں گے۔
وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا. (75)	اہل ایمان! آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ اللہ تعالی کی راہ میں ان بے بس مردوں، خواتین اور بچوں کے لیے جہاد کیوں نہیں کرتے جو فریاد کر رہے ہیں: "اے رب! ہمیں اِس شہر سے نکال دے کہ جس کے لوگ ظالم ہیں جبکہ ہمارے لیے اپنے پاس سے ہمدرد پیدا کر دے اور اپنے پاس سے حامی اور مددگار پیدا کر دے۔"
الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا. (76)	(انہیں بتا دیجیے، اے رسول!) ایمان والے اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور منکرین اپنے سرکشوں کی راہ میں۔ (یہ شیطان کے دوست ہیں) چنانچہ آپ شیطان کے ان دوستوں سے جنگ کریں اور بے پرواہ ہو جائیں کیونکہ شیطان کی چال بڑی کمزور ہے۔

اللہ تعالی نے مذہبی جبر کو ختم کرنے کے لیے کوئی مشکل کام نہ تھا۔ پہلے جب اہل ایمان زیادہ نہیں تھے تو اللہ تعالی فرشتوں کے ذریعے ہی ان مجرمین کو قتل کر دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت میں لاکھوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خلوص کے ساتھ ایمان لائے تو اللہ تعالی نے ان کا امتحان بھی کر دیا کہ وہ جہاد کریں۔ اس کے بعد تاریخ کسی بھی غیر مسلم یا مسلمان اسکالرز کی ریسرچ میں پڑھ سکتے ہیں کہ کس طرح آسانی سے ترکمانستان سے لے کر مراکش تک فتح ہوتی رہی۔

سورۃ النساء 4: جہاد سے متعلق منافقین کا جعلی پراپیگنڈا اور ان کے اعتراضات کا جواب تاکہ مخلصین کا مورال بلند ہو جائے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا. (77)

آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا جاتا تھا کہ (ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا، اس لیے) اپنے ہاتھ روکے رکھیے، نماز کا اہتمام کیجیے اور زکٰوۃ ادا کرتے رہیے (تو اس وقت یہ نماز اور زکٰوۃ سے جان چھڑا کر جنگ کے لیے بے تاب ہونے کا دعوی کرتے تھے۔)
لیکن جب ان پر جہاد فرض کر دیا تو اب ان کی حالت یہ ہے کہ ان میں سے ایک گروپ کچھ لوگوں سے اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی زیادہ ڈرتے ہیں۔ کہتے ہیں: ”اے رب! آپ نے یہ جہاد ہم پر کیوں فرض کر دیا ہے؟ ہمیں کچھ تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہیں دی؟“ اِن سے فرما دیجیے: ”دنیا کا سرمایہ بہت تھوڑا ہے اور جو لوگ نیکی اختیار کریں، ان کے لیے آخرت اس سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہاں آپ کو ذرا بھی حق تلفی نہ ہو گی۔“

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا. (78)

”رہی موت تو آپ جہاں کہیں بھی ہوں، وہ ہر حال میں آپ کو آ کر ہی رہے گی، خواہ آپ کیسے ہی مضبوط اور بلند و بالا قلعوں میں ہوں۔“
(اے رسول! زبان سے یہ آپ کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں) لیکن اگر انہیں کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے، جبکہ اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی وجہ سے ہے۔ آپ فرما دیجیے: ”سب کچھ (کامیابی یا مشکلات) اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہے، آخر اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔“

اہل ایمان کو ہمیشہ فتوحات ہی ہوئیں لیکن صرف جنگ احد میں چند گھنٹے کے لیے مشکلات آئیں مگر شکست پھر بھی نہیں ہوئی۔ اس وقت منافقین کو پراپیگنڈا کے لیے موقع مل گیا تھا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مورال کو خراب کر سکیں۔ انہی آیات میں اللہ تعالی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مورال کو صحیح کر دیا اور اگلے دن ہی جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوئے لیکن مشرکین ڈر کر خود ہی بھاگ گئے۔

سورۃ النساء 4: جہاد سے متعلق منافقین کا جعلی پراپیگنڈا اور ان کے اعتراضات کا جواب تاکہ مخلصین کا مورال بلند ہو جائے

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۔(79)	”اگر آپ کو جو بھلائی بھی پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ کی عنایت سے پہنچتی ہے اور جو مصیبت آتی ہے، وہ آپ کے اپنے نفس کی طرف سے آتی ہے۔ (منافقین کی ی اصل بیماری یہ ہے کہ یہ آپ کی رسالت کے بارے میں کنفیوز ہیں۔ اِن کی پروانہ کیجیے اے رسول!) ہم نے آپ لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔
مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۔(80)	جو رسول کی اطاعت کرتا ہے، اس نے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے منہ موڑ لیا تو (اس کی کوئی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے کیونکہ) ہم نے آپ کو ان پر ڈکٹیٹر بنا کر تو نہیں بھیجا ہے۔“
وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۔(81)	کہتے ہیں: ”سر تسلیم خم ہے، پھر جب آپ کے پاس سے ہٹتے ہیں تو اِن میں سے ایک گروپ اپنی اس بات کے بالکل برخلاف مشورے کرتا ہے۔“ اان کی یہ تمام سرگوشیاں اللہ تعالیٰ ریکارڈ کر رہا ہے۔ چنانچہ آپ انہیں اگنور کر لیجیے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا کیجیے کیونکہ اللہ تعالیٰ بھروسے کے لیے کافی ہے۔“
أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۔(82)	پھر کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں وہ بہت کچھ اختلافات پالیتے (لیکن آپ کو کچھ بھی کنفیوژن نہیں ہے۔)

Joseph Goebbels German Propaganda Chief: "It would not be impossible to prove with sufficient repetition and a psychological understanding of the people concerned that a square is in fact a circle. They are mere words, and words can be molded until they clothe ideas and disguise. If you tell a lie big enough and keep repeating it, people will eventually come to believe it. The lie can be maintained only for such time as the State can shield the people from the political, economic and/or military consequences of the lie. It thus becomes vitally important for the State to use all of its powers to repress dissent, for the truth is the mortal enemy of the lie, and thus by extension, the truth is the greatest enemy of the State."

سورۃ النساء 4: جہاد سے متعلق منافقین کا جعلی پراپیگنڈا اور ان کے اعتراضات کا جواب تاکہ مخلصین کا مورال بلند ہو جائے

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا. (83)	(اہل ایمان ! یہ آپ کے خیر خواہ نہیں ہیں، اِس لیے) انہیں جب امن یا خطرے کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو یہ اسے (جعلی پراپیگنڈا کے طور پر عوام میں) پھیلا دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ اللہ تعالی کے رسول اور صرف انہی ذمہ دار منیجرز کے سامنے ہی پہنچادیتے جو اس خبر کی تہہ تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو وہ اس کو سمجھ لیتے۔ اگر آپ پر اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو چند ذمہ دار منیجرز کو چھوڑ کر آپ عوام سب شیطان کی پیروی کر بیٹھتے۔
فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا. (84)	(اے رسول! انہیں چھوڑ دیجیے اور) اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کر لیجیے۔ آپ پر اپنی ذات کے سوا کسی اور کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اہل ایمان کو (جنگ کے لیے) موٹیویٹ کر لیجیے۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالی ان لوگوں کی طاقت توڑ دے جو منکر ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالی کی پاور سب سے زیادہ ہے اور (اِس طرح کے منکروں کو) وہ بڑی عبرت انگیز سزا دینے والا ہے۔
مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا. (85)	(یہ جہاد سے گریز کے مشورے دیتے ہیں۔ انہیں بتا دیجیے کہ) جو اچھی بات کے حق میں کہے گا، وہ اس میں سے حصہ پائے گا اور جو برائی کے لیے کہے گا، وہ اس میں سے حصہ پائے گا کیونکہ اللہ تعالی ہر چیز کی طاقت رکھنے والا ہے۔

جب بھی جنگ کی تیاری ہو رہی ہو تو اس وقت دشمن نفسیاتی مورال کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ جنگ میں کامیابی حاصل ہو۔ اسی بنیاد پر دوسری جنگ عظیم میں جرمن کے پروپیگنڈا چیف جوزف گیبل نے بتایا کہ جھوٹ کے بغیر پروپیگنڈا چل نہیں سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں منافقین یہی جعلی خبریں پھیلاتے جیسے سارے قبیلوں کو اکٹھا لشکر آ رہا ہے۔ مقصد یہی تھا کہ مخلص عوام ہی بھاگ کر مدینہ سے نکل جائیں۔ اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طاقت کم ہو جائے اور پھر منافقین مشرکین کو کہیں کے اب آسانی سے حملہ کر لو۔ اللہ تعالی نے ان کے نفسیاتی مورال کو صحیح کر دیا۔

سورۃ النساء 4:   جہاد سے متعلق اخلاقی دینی احکامات (Religious Ethics)

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا. (86)	(آپ جنگ کے لیے نکلیں اور کسی شخص کی طرف سے) جب آپ کو سلام کہا جائے تو آپ بھی سلام کہہ دیجیے گا۔ اس سے بہتر یا اسی طرح اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ کیجیے گا، اِس لیے کہ اللہ تعالی یقیناً ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔
اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا. (87)	اللہ تعالی کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، وہ آپ سب کو یقیناً قیامت کے دن کی طرف لے جا کر رہے گا جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔ اللہ سے بڑھ کر سچی بات کہنے والا کون ہو سکتا ہے؟
فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا. (88)	(مخلص اہل ایمان! آپ اُن لوگوں کو جانتے ہیں جو ایمان لا کر پلٹ گئے تھے) تو پھر آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ ان منافقین کے بارے میں دو ہو کر اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی نے تو ان کے عمل کی پاداش میں انہیں الٹا پھیر دیا ہے۔ کیا آپ انہیں ہدایت دینا چاہتے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے (انہی کی بری نیت کی بنیاد پر) گمراہی میں پھینکنے دیا ہے؟ چنانچہ جنہیں اللہ تعالی گمراہی میں پھینکنے دے تو ان کے لیے آپ کوئی راستہ نہیں پا سکتے ہیں۔

انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو خلوص کے ساتھ ایمان لا چکے تھے اور جہاد کر رہے تھے تو ان کے مورال کو توڑنے کے لیے منافقین نے یہ سازش نکالی کہ وہ پہلے ایمان کا اعلان کرتے اور جب کبھی مشکلات آتیں تو وہ ایمان کو کینسل کر لیتے تھے۔ اب یہی منافقین انصار صحابہ کے قبیلے کے رشتے دار تھے اور وہ اس کنفیوژن میں آ سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں اختلاف ہوا کہ اس کی اصلاح کریں اور کوئی کہنے لگا کہ انہیں سزا دینی چاہیے۔ اس میں اللہ تعالی نے جواب دے دیا کہ آپ نے انہیں اگنور کرنا ہے اور ان کی کسی باتوں کو سننا ہی نہیں ہے۔

اللہ تعالی نے اہل مدینہ منافقین پر یہ سزا نہیں دی کہ انہیں قتل عام کر دیا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالی کو معلوم تھا کہ کون 100% منافق ہے اور کون 20%, 50%, 70% ہو۔ اللہ تعالی کا معلوم تھا کہ جو مکمل منافق لیڈر ہے تو اسے اللہ تعالی ہی نے موت دے دینی ہے اور باقی سب اس کے مریدوں میں عقل آ جائے گی اور وہ پھر خلوص کے ساتھ ایمان لے آئیں گے۔ اس کا آخری رزلٹ سورۃ التوبہ میں آ گیا جس میں ان منافقین کے نام سامنے آ گئے جو جہاد تبوک میں نہیں گئے تھے اور یہی ان کی فائنل سزا تھی۔ پھر جس کا دل مطمئن ہو گیا تو توبہ کر لی جو منافق رہے تو وہ نیچرل طریقے سے مر گئے۔

سورۃ النساء 4: جہاد سے متعلق اخلاقی دینی احکامات (Religious Ethics)

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا. (89)	(اہل ایمان! اپنے قبیلوں کے اندر منافق پراپیگنڈا کر کے یہ) چاہتے ہیں کہ جس طرح خود منکر ہیں، اسی طرح آپ بھی منکر ہو سکیں تاکہ وہ اور آپ سب برابر ہو جائیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بنائیے گا، جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کر کے نہ آجائیں۔ پھر اگر وہ اس سے گریز کریں تو انہیں پکڑ لیجیے گا اور جہاں پائیں، قتل کر دیجیے گا اور ان میں سے کسی کو اپنا ساتھی اور مددگار نہ بنائیے گا۔
إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا. (90)	اس سے وہ لوگ، مستثنیٰ (Exception) ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملے ہوں جن سے آپ کا کوئی معاہدہ ہے۔ اِسی طرح وہ لوگ بھی مستثنیٰ ہیں جو آپ کے پاس as طرح آئیں کہ نہ اپنے اندر آپ سے لڑنے کی ہمت پاتے ہوں اور نہ ہی اپنی قوم سے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں آپ پر دلیر کر دیتا اور وہ بھی آپ سے لڑتے۔ لہٰذا اگر وہ آپ سے الگ رہیں اور جنگ نہ کریں اور آپ کی طرف صلح و امن کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ان کے خلاف کسی اقدام کی اجازت نہیں دیتا ہے۔
تَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا. (91)	(اِن کے علاوہ) کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جنہیں آپ ایسے بھی دیکھ لیں گے جو چاہتے ہیں کہ آپ سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی۔ مگر جب کبھی فتنے (Persecution War) کی طرف بلائے جاتے ہیں تو اوندھے منہ اس میں جا گرتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ آپ سے کنارہ نہ کریں، آپ کی طرف صلح و امن کا ہاتھ نہ بڑھائیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں بھی پکڑ لیجیے گا اور جہاں پائیں، قتل کر لیجیے گا۔ یہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے آپ کو کھلا اختیار دے دیا ہے۔

سورۃ النساء 4: جہاد سے متعلق اخلاقی دینی احکامات (Religious Ethics)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا. (92)	(لیکن کوئی بے احتیاطی بالکل نہیں کرنی کہ) کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کرے، سوائے یہ کہ اس سے غلطی ہو جائے تو اس صورت میں: • جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کرے، اس کے ذمے ہے کہ ایک مسلمان کو غلامی سے آزاد کرے اور اس کے گھر والوں کو خوں بہا (Blood Money) دے، سوائے اس کہ کہ وہ معاف کر دیں۔ • پھر اگر مقتول آپ کی کسی دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو، مگر مسلمان ہو تو ایک مسلمان کو غلامی سے آزاد کر دینا ہی کافی ہے۔ • اور اگر وہ کسی ایسی قوم کا فرد ہے جس کے ساتھ آپ کا معاہدہ ہے تو اس کے وارثوں کو دیت (Blood Money) بھی دے دیجیے گا اور آپ ایک مسلمان غلام کو بھی آزاد کر دیجیے گا۔ • پھر جس کے پاس غلام نہ ہو تو اسے لگاتار 2 مہینے کے روزے رکھنا ہوں گے۔ (یہ اس گناہ کی توبہ کا طریقہ ہے کہ) اللہ تعالی کی طرف سے خاص عنایت کے طور پر کیونکہ اللہ تعالی علم و حکمت جاننے والا ہے۔

اللہ تعالی نے جہاد کے دوران بھی اخلاقی احکامات دیے اور احادیث میں ایسی مثالیں ملتی ہے۔ جاہلیت میں مختلف اقوام نے کہا کہ جنگ میں کچھ بھی حرام نہیں ہے بلکہ سب جائز ہے لیک نخلفاء راشدین رضی اللہ عنہم جب بھی لشکر کو روانہ کرتے تو پہلے خط میں کمانڈر کو سمجھا دیتے اور حکم دیتے کہ پورے فوجیوں کو بھی اچھی طرح سمجھا کر تربیت کر لیجیے۔ اس کی مثال ہے جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لشکر میں ارشاد فرمایا: "خیانت نہ کرنا، مال غنیمت نہ چھپانا، معاہدے کے خلاف بے وفائی سے بچنا، مجرم کی لاش کو مثلہ نہ کرنا، بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، ہرے بھرے اور پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا اور کھانے کے علاوہ جانوروں کو بے کار ذبح نہ کرنا۔"

اسی آیت کی بنیاد پر اگر غلطی سے کوئی تیر گر گیا اور کوئی سیویلین قتل ہوتا تو پھر اس کی فیملی کو دیت کی رقم ادا کرتے اور اپنی توبہ کے لیے غلام آزاد کرتے رہتے۔ اس کی تفصیل آگے سورۃ الانفال کے احکامات کو پڑھنا ضروری ہے جو آگے آ رہی ہے۔

سورۃالنساء4: جہاد سے متعلق اخلاقی دینی احکامات(Religious Ethics)

وَمَنۡ يَقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا.(93)	اس شخص کی سزا، البتہ جہنم ہے جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ تعالی کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لیے اس نے ایک بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنۡ أَلۡقَىٰ إِلَيۡكُمُ السَّلَامَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا تَبۡتَغُونَ عَرَضَ الۡحَيَاةِ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَٰلِكَ كُنۡتُمۡ مِنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيۡكُمۡ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرًا.(94)	اہل ایمان! جب آپ اللہ تعالی کی راہ میں نکلیں تو (کسی ایکشن سے پہلے) ریسرچ کر لیا کریں اور جو آپ کو سلام کرے تو اسے یہ نہ کہیے گا کہ تم تو مسلمان نہیں ہو۔ اگر آپ دنیاوی زندگی کا سازو سامان (کی لالچ) چاہتے ہیں تو اللہ تعالی کے پاس بہت کچھ سامان غنیمت ہے۔ اس سے پہلے آپ بھی اسی حالت میں تھے، پھر اللہ تعالی نے آپ پر احسان کیا چنانچہ ریسرچ کر لیا کریں کیونکہ اللہ تعالی خوب جانتا ہے جو کچھ آپ کر رہے ہیں۔
لَا يَسۡتَوِي الۡقَاعِدُونَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِينَ غَيۡرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالۡمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمۡوَالِهِمۡ وَأَنۡفُسِهِمۡ فَضَّلَ اللَّهُ الۡمُجَاهِدِينَ بِأَمۡوَالِهِمۡ وَأَنۡفُسِهِمۡ عَلَى الۡقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الۡحُسۡنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الۡمُجَاهِدِينَ عَلَى الۡقَاعِدِينَ أَجۡرًا عَظِيمًا.(95) دَرَجَاتٍ مِنۡهُ وَمَغۡفِرَةً وَرَحۡمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا.(96)	جن اہل ایمان کو کوئی معذوری نہیں ہے اور وہ گھروں میں بیٹھے رہیں جبکہ جو اپنے جان و مال سے اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کریں تو پھر دونوں برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔اللہ تعالی نے بیٹھنے والوں پر اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو ایک درجہ فضیلت دی ہے۔ البتہ اس میں شبہ نہیں کہ اِن میں سے ہر ایک کے لیے اللہ تعالی نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے، مگر جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں کی نسبت اللہ نے ایک اجر عظیم کی فضیلت دی ہے۔ اس کی طرف سے درجے، مغفرت اور رحمت کیونکہ اللہ تعالی معاف کرنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

سورۃ الانفال 8: جہاد کے دوران تعمیر شخصیت اور اخلاقی احکامات	
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ. (46)	اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کیجیے اور آپس میں لڑائی نہ کیجیے گا کہ اس کے نتیجے میں آپ کا مورال ٹوٹ جائے گا اور آپ کی ہوا، اکھڑ جائے گی۔ ثابت قدم رہیے، اِس لیے کہ اللہ تعالی اُن کے ساتھ ہے جو ثابت قدم رہنے والے ہو سکیں۔
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ. (47)	آپ ان (جاہلیت کے منکر) لوگوں کی طرح نہ بن جایئے گا جو اپنے گھروں سے تکبر کے ساتھ لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے نکلے تھے۔ جن کا رویہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کی راہ سے روکتے ہیں جبکہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اسے کنڑول کیے ہوئے ہے۔
وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (48)	یاد کیجیے جب شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے تھے اور کہا کہ آج لوگوں میں کوئی نہیں جو تم پر غلبہ پا سکے اور میں تو تمہارے ساتھ ہوں۔ لیکن جب دونوں لشکر (اہل ایمان اور مشرکین) کا آمنا سامنا ہوا تو وہ شیطان الٹا ہی بھاگا اور کہنے لگا کہ میں تم سے بری ہوں۔ میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے ہو کیونکہ میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔

سورۃ الانفال 8: جہاد کے دوران تعمیر شخصیت اور اخلاقی احکامات

الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ۔ (56)	(اے رسول! دیگر قبیلوں کے) وہ لوگ جن سے آپ نے معاہدہ کیا تھا، پھر ہر مرتبہ وہ اپنا معاہدہ توڑ دیتے ہیں اور ذرا نہیں ڈرتے (کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔)
فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ۔ (57)	چنانچہ انہیں جنگ میں پائیں تو انہیں ایسی مار ماریں تاکہ جو ان کے پیچھے ہیں تو انہیں بھی تتر بتر کر دیجیے تاکہ وہ سبق حاصل کر سکیں۔
وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ۔ (58)	(آپ لوگ البتہ ہر حال میں معاہدہ کی پابندی کیجیے کیونکہ) اگر کسی قوم سے بد عہدی کا اندیشہ ہو تو ان کے معاہدے، اسی طرح برابری کے ساتھ ان کے آگے (کینسل کر کے پہلے) پھینک دیجیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی بد عہدوں کو پسند نہیں کرتا۔
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ۔ (59)	یہ منکرین اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ نکل بھاگے ہیں کیونکہ یہ ہرگز ہمارے قابو سے باہر نہیں نکل سکتے ہیں۔
وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ۔ (60)	(اہل ایمان!) آپ لوگوں سے جس قدر ہو سکے، اِن کے لیے فوج اور بندھے ہوئے گھوڑے تیار رکھیے جس سے اللہ تعالی اور آپ کے ان دشمنوں پر آپ کی ہیبت رہے۔ ان کے علاوہ دوسروں پر بھی ڈر ہو جنہیں آپ نہیں جانتے ہیں مگر اللہ تعالی انہیں جانتا ہے۔ (اس مقصد کے لیے) جو کچھ آپ اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کریں گے تو وہ آپ کو پورا کر دیا جائے گا اور آپ کے لیے کوئی کمی نہیں ہو گی۔

بہت سے گروپس اپنے کام کو جہاد کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے انہی احکامات سے ہم چیک کر سکتے ہیں کہ یہ واقعی جہاد کر رہے ہیں یا محض فراڈ کر کے دہشت گردی کر رہے ہیں۔

سورۃ الانفال 8: جہاد کے دوران تعمیر شخصیت اور اخلاقی احکامات

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. (61)	(اے رسول!) اگر یہ لوگ صلح کی طرف جھکیں، تو آپ بھی اسی بنیاد پر جھک جایئے گا اور اللہ تعالی پر بھروسا رکھیے گا کیونکہ یقیناً اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔
وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ. (62)	اگر وہ آپ کو دھوکا بھی دینا چاہیں گے تو مطمئن رہیے کہ اللہ تعالی آپ کے لیے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور اہل ایمان کے ذریعے سے آپ کی تائید کی ہے۔
وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (63)	اس طرح کہ اہل ایمان (قریش، اوس اور خزرج قبیلوں) کے دل ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیے ہیں۔ اگر آپ زمین میں جو کچھ ہے، سب خرچ کر ڈالتے، تب بھی ان کے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے تھے، مگر اللہ تعالی نے انہیں متحد کر دیا ہے کیونکہ یقیناً اللہ تعالی زبردست بڑی حکمت والا ہے۔
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. (64)	اے نبی! آپ کے لیے اللہ تعالی کافی ہے اور یہی مومنین کافی ہیں جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہے۔

یثرب میں اوس اور خزرج قبیلوں کی آپس میں مسلسل جنگ بعاث 600-622CE: مدینہ منورہ کے دونوں قبیلوں میں آپس میں جنگیں جس میں ان کی بڑی تعداد قتل ہو گئی تھی۔ پھر اوس کے سردار سعد بن معاذ اور خزرج کے سردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما ایمان لائے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہجرت کر کے یثرب چلے آیئے تاکہ یہ جنگ ختم ہو جائے۔ اللہ تعالی کی اجازت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے تشریف لائے اور یثرب اب مدینہ منورہ کہلاتا ہے۔

مدینہ منورہ پر حملے 1-7H/622-629CE: دیگر عرب قبائل دہشت گردی کر کے رات میں مدینہ منورہ پر حملہ کرتے تھے اور جانور اور دیگر قیمتی ایسٹس چھین کر بھاگ جاتے تھے۔ اللہ تعالی نے ان نقصانات ختم کر دیے اور پھر مدینہ پر حملہ ختم ہو گیا۔ اب مہاجرین صحابہ اپنے اوس و خزرج کے انصار بھائیوں سے محبت کرتے جبکہ وہ زیادہ محبت کرتے۔ جب بھی کسی کو حملہ ہوتا تو وہ سب مل کر اتحاد کے ساتھ سیکورٹی کرتے رہتے تھے۔

سورۃ النساء 4: مذہبی جبر میں مظلوم افراد کے لیے ہجرت کا حکم

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا. (97)	(اسے رسول! اس موقع پر بھی جو مظلوم لوگ ان شہروں یا گاؤں) سے نکلنے کے لیے تیار نہیں ہیں، جہاں انہیں دین کے لیے تشدد کیا جا رہا ہے تو انہیں بتا دیجیے کہ جن لوگوں کی جان فرشتے اِس حال میں قبض کریں گے کہ (اپنے ایمان کو خطرے میں ڈال کر) وہ اپنی جان پر ظلم کر رہے تھے۔ اُن سے وہ پوچھیں گے: ''یہ تم کس حال میں پڑے رہے؟'' وہ جواب دیں گے: ''کہ ہم تو اِس ملک میں بالکل بے بس تھے۔'' فرشتے کہیں گے: ''کیا اللہ تعالیٰ کی زمین ایسی وسیع (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ) نہ تھی کہ آپ اس میں ہجرت کر جاتے۔ چنانچہ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔''

اس آیت میں ان لوگوں پر وارننگ کی گئی ہے جو تشدد سے بچنے کے لیے ایمان کا اعلان اور شریعت پر عمل نہیں کرتے تھے۔ وہ یہ بہانا کرتے تھے کہ ہم کیا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ آپ کو جب بھی ممکن ہو تو ہجرت کر کے اہل ایمان کے ملک میں چلے جائیں اور وہاں سکون کے ساتھ سیٹل ہو جائیں تاکہ آپ کا ایمان اور نیک عمل آسانی سے کر سکیں۔

اس کا نتیجہ یہی ہوا کہ بہت سے قبائل کے لوگوں نے قرآن مجید کو سنا تو پھر وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں سیٹل ہو گئے۔ اس کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دونوں سپر پاورز کو ختم کر کے آزادانہ ملک بنا دیا تو پھر افریقہ، انڈیا، یورپ اور ایشیا کے تمام مخلص لوگوں تک قرآن مجید پہنچاتے رہے۔ اب جس ملک میں بھی جبر ہوتا تو وہ بزنس کے بہانے سے نکل کر اہل ایمان کے ملک میں پہنچتے اور ان کی مدد کر کے آسانی سے سیٹل ہو جاتے تھے۔ جہاں زیادہ جبر ہوتا تو پھر مسلم ممالک کے حکمران جہاد کرتے اور اس ملک کو آزاد کر کے تمام غیر مسلم حضرات بھی سکون سے رہنے لگتے۔

سورۃ النساء 4: مظلوم کے لیے ہجرت کے حکم کی استثنیٰ (Exception)	
إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا. (98) فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا. (99)	ہاں، وہ مرد، خواتین اور بچے جو فی الواقع بے بس ہیں اور نہ کوئی تدبیر کر سکتے ہیں، نہ راستہ پاتے ہیں، ان کے لیے یقین ہے کہ اللہ تعالی ان سے درگذر فرمائے کیونکہ یقیناً اللہ تعالی معاف کرنے والا اور درگذر فرمانے والا ہے۔
وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. (100)	(یہ لوگ گھروں سے نکلیں اور مطمئن رہیں کہ) جو اللہ تعالی کی راہ میں ہجرت کرے گا تو وہ زمین میں پناہ کے لیے بڑے ٹھکانے اور بڑی گنجائش پائے گا۔ جو لوگ اپنے گھر سے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکلے تو پھر اگر (راستے میں) موت آجائے تو اس کا اجر اللہ تعالی کے ذمے کنفرم ہو گیا ہے کیونکہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

سورۃ النساء 4: جہاد میں نماز کا طریقہ کار

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا.(101)	آپ لوگ (اِس جہاد کے لیے) سفر میں نکلیں تو آپ پر کوئی حرج نہیں کہ نماز میں کمی کر لیں، اگر اندیشہ ہو کہ منکرین آپ کو (اچانک کسی وقت) تنگ کریں گے، اِس لیے کہ یہ منکرین آپ کے کھلے دشمن ہیں۔
وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا.(102)	(اے رسول!) جب آپ اِن کے درمیان ہوں اور (خطرے کی جگہوں پر) انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں تو چاہیے کہ اُن میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور اپنا اسلحہ لیے رہے۔ پھر جب وہ (ایک رکعت کا) سجدہ کر چکیں تو پھر یہی یونٹ آپ کے پیچھے والے واپس چلے جائیں اور دوسری یونٹ آجائے، جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے اور آپ کے ساتھ (ایک رکعت کی) نماز ادا کرے۔ وہ بھی اپنی حفاظت کا سامان اور ضروری اسلحہ لیے ہوئے ہوں۔ یہ منکر تو چاہتے ہیں کہ آپ اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے ذرا غافل ہوں تو آپ پر اچانک ٹوٹ پڑیں۔ اِس میں، البتہ کوئی حرج نہیں کہ اگر بارش کی تکلیف محسوس کریں یا بیمار ہوں تو اپنا اسلحہ اتار دیں۔ ہاں، یہ ضروری ہے کہ حفاظت کا سامان لیے رکھیے۔ آپ یقین رکھیں کہ اللہ تعالی نے اِن منکروں کے لیے بڑی ذلت کی سزا تیار کر رکھی ہے۔

سورۃ النساء 4: جہاد میں نماز کا طریقہ کار

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا.(103)	(جہاد کے دوران) پھر جب نماز سے فارغ ہو جائیں تو اللہ تعالی کو کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے، (ہر حال میں) یاد کرتے رہیے۔ لیکن جب اطمینان میں ہو جائیں تو اہتمام کے ساتھ پوری نماز پڑھیے (اور اِس کے لیے جو وقت مقرر ہے، اس کی پابندی کر لیجیے) اِس لیے کہ نماز مسلمانوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔
وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا.(104)	(اہل ایمان! اِس جنگ کے لیے نکلیں) اور دشمن کے تعاقب میں کمزوری نہ کیجیے گا۔ اگر آپ تکلیف اٹھا رہے ہیں تو آپ ہی کی طرح وہ بھی تکلیف اٹھا رہے ہیں، لیکن آپ اللہ تعالی سے وہ توقعات رکھتے ہیں جبکہ انہیں کوئی امید نہیں ہے۔ (آپ ہمیشہ یاد رکھیے گا کہ) اللہ تعالی علم اور حکمت کا مالک ہے۔

اللہ تعالی نے اجازت دے دی ہے کہ جہاد کے دوران جیسی حالت تو اسی طرح نماز ادا کریں۔ بالخصوص جب جنگ ہو رہی ہو اور اس وقت ممکن نہ ہو کہ فوجی وضو کر کے مکمل نماز پڑھے تو پھر اسے اجازت ہے کہ وہ بغیر وضو کے کھڑے ہوئے ہی نماز ادا کرے۔ اگر وہ بیٹھا یا لیٹا ہو اور حملہ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے تو اس وقت اسی طرح بیٹھ کر یا لیٹ کر ہی نماز ادا کرے۔ چار رکعت والی نماز کو دو رکعت میں بھی مختصر کر سکتا ہے۔ جب سکون آ جائے تو اس وقت نارمل طریقے سے نماز ادا کرے۔ اس میں یہ واضح ہو گیا ہے کہ جنگ جیسی حالت میں بھی نماز کو نہ چھوڑیں بلکہ جنگ کرتے ہوئے بھی جس حالت میں بھی ہو تو کم از کم اپنے ذہن میں ہی نماز ادا کرے۔ ہمارے ہاں یہی غلطی ہوتی ہے کہ ایسی مشکل حالت میں لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں کہ بعد میں کسی وقت پڑھوں گا لیکن اللہ تعالی کو پسند یہی ہے کہ جس حالت میں جیسے بھی ہوں تو صحیح ٹائم پر نماز ضرور ادا کریں خواہ کسی بھی شکل میں ہو۔

جہاد کے علاوہ سفر میں بھی مختصر اور اکٹھی نماز کی اجازت ہے۔ بیمار میں بھی وہ بیٹھ یا لیٹ کر نماز ادا کرے۔ وضو ممکن نہ ہو تو تیمم کر لے لیکن صحیح ٹائم پر نماز ضرور ادا کرے۔

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- **آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ**
- آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4: منافقین سے متعلق فائنل وارننگ۔۔۔اہل ایمان پر احکامات

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا.(105)	(اے رسول!) ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ اللہ تعالی نے جو کچھ آپ کو دکھایا ہے، اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کر سکیں (تاکہ ان میں سے کون مخلص ہے اور کون منافق ہے۔) لیکن ان بدعہدوں کے حمایتی ہر گز نہ بن جایئے گا۔
وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا.(106)	اللہ تعالی سے معافی کی درخواست کرتے رہیے۔ بے شک! اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا. (107)	ان لوگوں کی وکالت نہ کیجیے گا جو اپنے آپ سے خیانت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو بدعہد ہے اور حق تلفی کرنے والا ہے۔

انصار کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

1. اوس قبیلہ کے سردار۔۔۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
2. خزرج قبیلہ کے سردار۔۔۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

منافقین کا لیڈر

عبد اللہ بن ابی

ایمان لانے سے پہلے رشتے داری اور دوستی موجود تھی لیکن اللہ تعالی نے ان مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ کسی منافق کی معافی کی درخواست بھی نہ کریں۔ اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی پابندی کر دی کہ کسی منافق کے لیے مغفرت کی دعا بھی نہیں کریں گے۔ چنانچہ آپ نے اس پر عمل کیا اور جب عبد اللہ بن ابی مرا تو اس پر نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ ہاں اس کے بیٹے چونکہ خلوص کے ساتھ ایمان لائے تھے تو ان مخلص اہل ایمان کے مورال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر دے دی کہ وہ اپنے والد کو کفن میں دفن کر سکیں۔ اس کا نتیجہ یہی نکلا کہ عبد اللہ بن ابی کے مرید متاثر ہوئے اور وہ بھی خلوص کے ساتھ ایمان لائے۔ انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی پھر ان منافقین سے رشتہ اور دوستی چھوڑ دی اور وہ ذلیل ہو کر رہے۔

سورۃ النساء 4: منافقین سے متعلق وکالت

يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا. (108)	یہ لوگوں سے چھپ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالی سے نہیں چھپ سکتے۔ وہ رب تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے، جب وہ اس رب کے خلاف سازش کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان میں سے ہر چیز کو کنٹرول کرتا رہتا ہے۔
هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا. (109)	(اے مخلص اہل ایمان!) یہ آپ ہیں کہ دنیا کی زندگی میں تو ان (منافقوں) کی طرف سے آپ نے بحث کر لی، لیکن قیامت کے دن کون ان کی طرف سے اللہ تعالی سے بحث کر سکے گا یا کون ان کا ذمہ دار بن سکے گا؟
وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا. (110)	ہاں، جو کسی برائی کا ارتکاب کرے یا اپنی جان پر ظلم ڈھا بیٹھے تو پھر اللہ تعالی سے مغفرت خود چاہتا ہو تو پھر وہ اللہ تعالی کو بخشنے والا اور بڑی شفقت کرنے والا پا لے گا۔
وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا. (111)	(اپنے گناہ دوسروں کو لگا کر یہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں بتا دیجیے کہ) جو برائی کماتا ہے تو اس کی اس کمائی کا وبال اسی پر آ پڑتا ہے کیونکہ اللہ عالی علم و حکمت کا مالک ہے۔
وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا. (112)	جو کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دیتا ہے تو اس نے تو ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے ہی سر پر لے لیا ہے۔

منافقین یہی حرکت کرتے تھے کہ جرم کر کے مخلص صحابی کے خلاف بہتان کر لیتے تھے۔ بہتان کی مثالیں سورۃ النور اور سورۃ الاحزاب میں موجود ہیں جو امہات المومنین رضی اللہ عنھن کے خلاف ہیں۔

سورۃ النساء4: بہتان (Libel) اور سازشیں

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ ۚ وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا.(113)	(اے رسول!) آپ پر اللہ تعالی کی عنایت اور اس کی رحمت نہ ہوتی، تو ان میں سے ایک منافق گروپ نے تو فیصلہ کر لیا تھا کہ آپ کو راہ راست سے ہٹا کر ہی رہیں گے۔ حالانکہ وہ اپنے سوا کسی اور کو راہ راست سے نہیں ہٹا سکتے اور نہ آپ کو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ پر اپنی کتاب اور اپنی وزڈم نازل فرمائی ہے اور اس طرح آپ کو وہ (علم و حکمت) سکھائی ہے جو آپ پہلے نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالی کی آپ پر بڑی عنایت ہے۔
لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا. (114)	ان کی زیادہ تر خفیہ سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہے بلکہ ان (مخلص) لوگوں کی سرگوشی میں یقیناً بھلائی ہے جو صدقہ و خیرات کی تلقین کریں یا نیکی کی راہ سکھائیں یا لوگوں کے معاملات کی اصلاح کے لیے مشورہ دیں۔ جو اللہ تعالی کی رضا جوئی کے لیے ایسا کریں گے، انہیں عنقریب ہم اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔
وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا. (115)	اسکے بر خلاف جو راہ ہدایت کے اپنے اوپر پوری طرح واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کریں گے اور ان مخلص اہل ایمان کے راستے کو چھوڑ کر کوئی اور (گمراہی کا) راستہ اختیار کر لیں گے، تو ہم اسی راستے پر انہیں پھینکنے ہی دیں گے جس پر وہ خود گئے ہیں چنانچہ بالآخر جہنم میں جھونکیں گے جو وہی نہایت برا ٹھکانا ہی ہے۔

سورۃ النساء 4: منافقین کا مشرکین سے تعلق۔۔۔شیطان کا چیلنج

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا۔ (116)	(اے رسول! ایمان کا راستہ چھوڑ کر یہ منافقین اب مشرکین سے جا ملے ہیں تو پھر آپ انہیں بتا دیجیے کہ) اللہ تعالی اس عمل کو کبھی نہیں معاف کرے گا کہ اس رب کے شریک ایجاد کریں۔ اس کے نیچے البتہ جسے چاہے گا، (تو نیت کے لحاظ سے) بخش دے گا۔ جو شخص اللہ تعالی کے شریک ایجاد کر لے گا تو وہ بہت ہی دور گمراہی میں جا پڑا ہے۔
إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا۔ (117)	یہ اللہ تعالی کے علاوہ پکارتے بھی ہیں تو انہی دیویوں کو پکارتے ہیں جبکہ حقیقتاً اسی شیطان کو پکارتے ہیں جو سرکش ہو چکا تھا۔
لَعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا۔ (118)	اللہ تعالی نے (اس شیطان کو اپنی عنایت سے ہٹا دیا کہ) لعنت کی اور جس نے کہہ رکھا ہے کہ "میں آپ کے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لے کر ہی رہوں گا۔
وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا۔ (119)	میں انہی (انسانوں کو) ضرور بہکاؤں گا کہ انہیں خواہشوں میں الجھاؤں گا۔ انہیں سکھاؤں گا تو وہ جانوروں کے کان پھاڑیں گے تو گویا وہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی ساخت (Structure) کو بگاڑیں گے۔" اللہ تعالی کو چھوڑ کر جس نے شیطان کو اپنا لیڈر بنا لیا تو اس کے لیے کوئی سرپرستی نہیں ہے چنانچہ وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

شیطان ابلیس تو پہلے بڑی عبادت کرتا تھا لیکن جب کفر کا انتخاب کیا تو اس نے اللہ تعالی کو چیلنج کر دیا کہ انسانوں میں سے کچھ کو تو گمراہ کرے گا۔ اللہ تعالی نے اس چیلنج کو اس لیے قبول کر لیا کہ انسانوں کا امتحان ہو جائے کہ کون انسان خلوص کے ساتھ ایمان لاتا ہے اور کون شیطان کا ساتھی بننا چاہتا ہے۔ جاہلیت میں جانوروں کے لیے شیطانی عمل کرتے تھے، بالکل ایسی ہی مثالیں ہمارے ہاں مندر اور مزارات میں نظر آتے ہیں جیسے جانوروں یا مجسمہ یا قبر پر خوبصورت شکل بنا کر پوجا کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالی نے اس وجہ سے قرآن مجید میں دکھا دیا ہے کہ ہمیں ان شیطانی حرکتوں سے بچنا چاہیے تاکہ ہم اپنے امتحان میں کامیاب ہو سکیں۔

سورۃ النساء 4: منافقین کا مشرکین سے تعلق۔۔۔شیطان کا چیلنج

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا. (120) أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا. (121)	وہ شیطان ان سے وعدہ کرتا اور انہیں امیدیں دلاتا ہے لیکن یہ وعدے محض فراڈ ہی ہیں۔ لٰہذا یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس سے بھاگنے کے لیے یہ کوئی راستہ نہ پا سکیں گے۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا. (122)	اس کے برخلاف جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں تو انہیں ہم عنقریب ایسے گارڈنز میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے اور اللہ تعالی سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہو سکتا ہے؟
لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا. (123)	(آپ لوگوں پر واضح ہونا چاہیے کہ جنت میں شامل ہونا) نہ آپ کی خواہشوں پر کنٹرول میں ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ بلکہ جو برائی کرے گا تو اس کا بدلہ ہی پا سکے گا اور اللہ تعالی کے مقابلے میں وہ اپنے لیے کوئی حامی اور مددگار نہ پاسکے گا۔

شیطان نے بنی اسرائیل اور پھر دیگر مذاہب اور فرقوں کو فراڈ کر دیا کہ اگر تم ہمارے مذہب یا ہمارے فرقے میں آؤ تو پھر جنت کی گارنٹی ہے۔ اللہ تعالی نے واضح کر دیا ہے کہ جنت تو اپنے ایمان اور اپنے عمل کی بنیاد پر ہے اور محض اپنی خواہش پر جنت نہیں مل سکتی ہے۔ اب ہماری مرضی کہ ہم کسی بھی فرقے میں چلے جائیں اور گارنٹی کو مان لیں یا پھر ہم قرآن مجید کا مطالعہ کرتے رہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ہمارا اپنا فیصلہ ہے کہ ہم جنت کی طرف جائیں یا جہنم کی طرف اور اس زندگی کا یہی امتحان ہے۔

سورۃ النساء 4: شیطان کے چیلنج کی ناکامی اور منافقین کا مشرکین سے تعلق

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا.(124)	جو نیکی کا کوئی کام کرے گا، خواہ مرد ہو یا خاتون اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ایسے ہی لوگ ہیں جو اللہ تعالی کی جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی ہر گز نہیں ہو گی۔
وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا.(125)	(ایمان والوں کے مقابلے میں یہ منافق مشرکین کو ترجیح دیتے ہیں تو یہ نہیں سمجھتے کہ)اس شخص سے بہتر کس کا دین ہو سکتا ہے جو اپنے آپ کو اللہ تعالی کے حوالے کر دے ، اچھے طریقے سے عمل کرنے والا ہو اور ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرے جو بالکل یکسو (Focus Surrender to God)تھے۔ چنانچہ ابراہیم کو اللہ تعالی نے (اسی وجہ سے اپنا) دوست بنایا تھا۔
وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطًا.(126)	(اللہ تعالی کے سوا کون اس کا حقدار ہے کہ اپنے آپ کو اللہ تعالی کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ) زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اللہ تعالی کا ہے اور اللہ تعالی ہر چیز کا کنٹرول رکھے ہوئے ہے۔

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ
- آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ **آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ**
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء 4: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا. (127)	(**سوال**: اے رسول!) وہ آپ سے خواتین (بیوہ کی خدمت کرنے کے لیے دوسری شادی کرنے) کے بارے میں سوال پوچھتے ہیں۔ آپ انہیں فرمادیجیے کہ اللہ تعالی آپ کو ان کے بارے میں جواب دیتا ہے اور جن خواتین کے حقوق آپ ادا نہیں کرنا چاہتے، مگر ان سے نکاح کرنا چاہتے ہوں تو ان کے یتیموں سے متعلق جو ہدایات اس کتاب (قرآن) میں آپ کو دی جارہی ہیں۔ ان کے بارے میں اور بے سہارا بچوں کے بارے میں بھی جواب دیتا ہے کہ خواتین کے حقوق ہر حال میں ادا کرتے رہیے اور یتیموں کے ساتھ ہر حال میں انصاف پر قائم رہیے اور (یاد رکھیے کہ اس کے علاوہ بھی) جو بھلائی آپ کریں گے، اس کا صلہ لازماً پالیں گے کیونکہ وہ اللہ تعالی کے علم میں ریکارڈ رہے گا۔

اسی سورۃ النساء کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے شادی کی ترغیب دی کہ بہت سے مرد جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ اب تقریباً 70 فیملی میں بیوہ خواتین اور یتیم بچوں کی خدمت کی ضرورت تھی تو ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ سینکڑوں لوگوں کی خدمت کرنی تھی۔ اب معاشی خدمت کرنے کے لیے مردوں پر ذمہ داری پیدا ہوئی تو اس میں ماٹیویٹ کیا گیا تاکہ اتنی شادیوں میں سینکڑوں بیوہ خواتین اور یتیم بچوں کی خدمت کر سکیں۔ اس وقت بہت سے سوالات پیدا ہوئے تو اللہ تعالی نے اصل اصول ''انصاف'' کا بتادیا۔

اب آپ خود فرض کیجیے کہ آپ پر اتنی خواتین اور بچوں کی پرورش کی ضرورت آ گئی ہے تو کیا کیا سوالات پیدا ہوں گے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں تاکہ انصاف ہو جائے؟ اس کے لیے کیس اسٹڈیز کے ذریعے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ انصاف بھی ہو اور اتنی خواتین اور بچوں کی خدمت بھی ہو۔ ایسے ہی سوالات کی ایک لسٹ تیار کر لیجیے تاکہ انہی آیات کو ہم سمجھ سکیں۔

سورۃ النساء 4: کئی شادیوں میں فیملی کے ساتھ رویہ

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا. (128)	ہاں، اگر کسی خاتون کو اپنے شوہر سے بے زاری یا بے پروائی کا اندیشہ ہو تو ان پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں کوئی کمپرومائز کر لیجیے کیونکہ سمجھوتا بہتر ہے۔ (یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ) لالچ لوگوں کے بائی ڈیفالٹ میں ہے، لیکن حسن سلوک سے پیش آئیں گے اور تقویٰ اختیار کریں گے تو صلہ پائیں گے کیونکہ جو کچھ آپ کریں گے، اللہ تعالی اُسے جانتا ہے۔
وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا. (129)	خواتین کے درمیان پورا انصاف تو اگر آپ چاہیں گے بھی تو نہیں کر سکتے چنانچہ اتنا ہی کافی ہے کہ ایک کی طرف بالکل اس طرح نہ جھک جائیں کہ دوسری ادھر میں لٹکتی رہ جائے۔ ہاں، اگر اپنے آپ کو درست کرتے رہیں گے اور اللہ تعالی کی وارننگ سے ڈریں گے تو اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا. (130)	اگر میاں بیوی، دونوں الگ ہی ہو جائیں گے تو اللہ تعالی ان میں سے ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے نیاز کر دے گا کیونکہ اللہ تعالی بڑی وسعت اور بڑی حکمت کا مالک ہے۔

فرض کر لیجیے کہ آپ نے خدمت کے لیے دوسری شادی کی ہے اور اب دوسری بیگم کے 3 یتیم بچے ہیں۔ آپ کی پہلی بیگم کے بھی دو بچے ہیں تو آپ پر کیا چیلنجز پیدا ہوں گے؟ اس میں شوہر کو کس سے متعلق کمپرومائز کرنا ہو گا اور پہلی اور پھر دوسری بیگم کو کہاں کہاں کمپرومائز کرنا ہو گا؟ اس کے ساتھ ساتھ پھر بچوں میں بھی کمپرومائز کرنا ہو گا۔ اس میں لڑکوں پر چیلنج شاید کم ہوں لیکن لڑکیوں میں بہت سے کمپرومائز کرنے پڑتے ہیں۔ اپنے تجربے کے لحاظ سے جو سوالات پیدا ہوں گے تو پھر ان آیات کا گہرا مطالعہ کر سکیں گے۔ اس کی چند مثالیں اگلے صفحے میں حاضر خدمت ہیں۔

سورۃ النساء 4: ان احکامات کے نتائج

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا۔ (131)	(یہ خدا کے احکام ہیں۔ نہیں مانیں گے تو اپنا ہی برا کام کریں گے، اِس لیے کہ) زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب کچھ اللہ تعالی ہی کا ہے۔ آپ سے پہلے جن لوگوں کو کتاب دی گئی، انہیں بھی ہم نے یہی ہدایت کی تھی اور آپ کو بھی یہی ہدایت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالی سے خبردار رہیے اور (یاد رکھیے کہ اگر) نہیں مانیں گے تو اللہ تعالی کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے کیونکہ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے، سب کچھ اللہ تعالی کا ہے جبکہ اللہ تو بے نیاز ہے مگر شاندار صلاحیتوں کا مالک ہے۔
وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا۔ (132)	(ایک مرتبہ پھر سن لیجیے کہ) زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب اللہ تعالی ہی کا ہے اور بھروسے کے لیے اللہ تعالی کافی ہے۔

فرض کر لیجیے کہ آپ نے خدمت کے لیے دوسری شادی کی ہے اور اب دوسری بیگم کے 3 یتیم بچے ہیں جبکہ آپ کی پہلی بیگم کے بھی دو بچے ہیں تو آپ پر کیا چیلنجز پیدا ہوں گے؟ چند مثالیں:

1. کیا سب کو ایک ہی گھر میں رکھیں یا دو گھر خریدیں یا کرائے پر لے کر الگ الگ رکھیں؟
2. پہلی بیگم کی ڈیمانڈ کیا ہے اور دوسری بیگم کی ڈیمانڈ کیا ہے تو شوہر کس طرح انصاف کر سکیں؟
3. اگر گھر ایک ہی ہے تو پھر بچوں کی لڑائیوں کا حل کیا کریں؟ دونوں بیگموں میں لڑائی ہو تو شوہر کیا کرے اور کیا نہ کرے تاکہ انصاف رہے؟
4. ماہانہ تنخواہ میں کتنی رقم پہلی بیگم کو دیں اور کتنی دوسری بیگم کو کہ انصاف رہے؟
5. اپنے بچے اور یتیم بچوں کو کس اسکول میں داخل کریں اور اخراجات کیسے ادا کریں؟
6. دونوں بیویوں کو شوہر کتنا ٹائم ادا کریں؟ جس بیگم سے زیادہ محبت اور سیکس کی خواہش ہے تو پھر کہاں کہاں کمپرومائز کریں؟
7. کہاں کیا کیا آپشنز موجود ہیں جس سے ہم انصاف کر سکیں؟

سورۃ النساء 4: ان احکامات کے نتائج

إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا۔ (133)	(وہی رب طاقتور ہے کہ زندگی کے معاملات اس کے حوالے کیے جائیں۔ آپ کی نافرمانی کی صورت میں) وہ اگر چاہے تو پھر آپ سب کو فنا کر دے اور دوسروں کو (آپ کی جگہ) لے آئے کیونکہ اللہ تعالی پوری قدرت رکھتا ہے۔
مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا۔ (134)	(اپنے مفادات کی خاطر آپ اگر اللہ تعالی کی شریعت سے فرار اختیار کرنا چاہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ) جو دنیا کا فائدہ چاہتا ہے تو دنیا کا فائدہ بھی اللہ تعالی کے پاس ہے اور جو آخرت کا اجر چاہتا ہے تو اللہ تعالی کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ بھی ہے کیونکہ اللہ تعالی سننے اور سمجھنے والا ہے (اور وہی فیصلہ کرنے والا ہے۔)
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۚ وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔ (135)	اہل ایمان! انصاف پر قائم رہیے گا، اللہ تعالی کے لیے اس کی گواہی دیتے ہوئے، اگرچہ یہ گواہی خود آپ کی ذات، آپ کے والدین اور آپ کے رشتے داروں کے خلاف ہی پڑے۔ امیر ہو یا غریب، اللہ تعالی ہی دونوں کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس کی شریعت کی پابندی کی جائے، کیونکہ اللہ تعالی کی ہدایت کو چھوڑ کر) آپ خواہشوں کی پیروی نہ کیجیے گا ورنہ اس کے نتیجے میں حق سے ہٹ سکتے ہیں۔ اگر (حق و انصاف کو) بگاڑنے یا (بطور فراڈ اس سے) پہلو بچانے کی کوشش کریں گے تو اس کی سزا لازماً پائیں گے۔ اس لیے کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں تو اللہ تعالی اس سے خوب واقف ہے۔

سورۃ النساء 4: ایمان اور کفر کے نتائج

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا. (136)	اہل ایمان! اللہ تعالی، اس کے رسول اور اس کتاب قرآن پر (خلوص کے ساتھ) ایمان لائیں جو اس رب نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب (تورات، زبور، انجیل اور دیگر الہی کتابوں) پر بھی جو وہ اِس سے پہلے نازل کر چکا ہے۔ (یہ یاد رکھیے گا کہ) جو اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن (اس کے حضور میں ملاقات) کے منکر ہوں تو وہ بہت دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا. (137)	رہے وہ لوگ جو بظاہر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر اسی کفر میں بڑھتے چلے گئے، تو اللہ تعالی نہ اُن کی مغفرت کرنے والا ہے اور نہ انہیں کبھی راہ ہدایت دکھائے گا۔
بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا. (138) الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا. (139)	(اے رسول!) چنانچہ آپ ان منافقین کو خوشخبری سنا دیجیے، جو ایمان والوں کو چھوڑ کر آپ کے منکرین کو اپنا دوست بنائے ہوئے ہیں تو ان کے لیے ایک دردناک عذاب ہے۔ یہ لوگ کیا ان کے ہاں عزت چاہتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ عزت تو تمام تر اللہ تعالی ہی کے لیے ہے۔

قرآن مجید میں منافقین کے فراڈ کی وضاحت کر دی۔ منافقین کا مقصد یہی تھا کہ وہ مدینہ منورہ کی حکومت پر قبضہ کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت بن گئی تو مخلصین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو واضح کر دیا کہ وہ کس طرح چیک کر سکتے ہیں کہ کون منافق ہے۔ منافقین تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مشرکین سے بھی فراڈ کرتے رہے تاکہ کسی طرح ہی حکومتی فنڈ پر قبضہ کر سکیں۔ فراڈ کی مثالیں اگلی آیات میں آ رہی ہیں۔ ہمارے لیے یہی فائدہ ہے کہ ہم منافقین کے رویے کی بنیاد پر اپنے آپ کو سمجھ سکیں کہ ہم منافق ہیں یا مخلص؟

سورۃ النساء 4: اہل ایمان کا منافقین کے ساتھ رویہ

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا. (140)	اہل ایمان! وہ اسی کتاب میں آپ پر یہ ہدایت نازل کر چکا ہے کہ جہاں آپ سنیں کہ آیات الٰہی کا انکار کرتے ہوئے ان آیات کا مذاق اڑایا جارہا ہو، وہاں ان (منافقین) کے ساتھ نہ بیٹھیے گا۔ جب تک وہ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں، ورنہ آپ بھی انہی کی طرح ہو جائیں گے۔ اللہ تعالی کا فیصلہ ہے کہ وہ اس طرح کے سب منافقین اور منکرین کو جہنم میں ایک ہی جگہ جمع کر دے گا کیونکہ یہی لوگ آپ کے لیے مشکلات (Problems) کے منتظر ہیں۔
الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا. (141)	چنانچہ اللہ تعالی کی طرف سے آپ کی کوئی فتح ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم آپ کے ساتھ نہ تھے؟ اگر آپ کے منکروں میں کوئی فائدہ ملے تو وہ ان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم آپ کی سیکورٹی نہیں کر رہے تھے اور ہم نے مسلمانوں سے آپ کو بچایا نہیں ہے؟ چنانچہ آپ کے درمیان اب اللہ ہی قیامت کے دن فیصلہ کرے گا کیونکہ اللہ تعالی (کا فیصلہ یہی ہے کہ وہ) ان منکروں کو ایمان والوں کے خلاف ہر گز کوئی فائدہ نہ دے گا۔
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا. (142)	یہ منافق اللہ تعالی سے فراڈ کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اسی نے انہیں فراڈ میں پھنکنے دیا ہے۔ (آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ) یہ جب نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو خواہش کے بغیر مجبوراً محض لوگوں کو دکھانے کے لیے اُٹھتے ہیں اور اللہ تعالی کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔

سورۃ النساء4: اہل ایمان کا منافقین کے ساتھ رویہ اور منافقین کے نتائج

مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا.(143)	درمیان ہی میں لٹک رہے ہیں کہ نہ ادھر اور نہ ادھر ہیں۔ (ان کے جرائم کی پاداش میں اللہ تعالی نے انہیں گمراہی میں پھینکنے کو چھوڑ دیا ہے) اور جسے اللہ تعالی گمراہی میں جانے دے،اس کے لیے آپ کوئی راستہ نہیں پا سکتے ہیں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا.(144)	اہل ایمان ! (ان کے فراڈ میں متاثر ہو کر) آپ مسلمانوں کو چھوڑ کر منکرین کو اپنا دوست نہ بنائیے گا۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی کو اپنے خلاف ثبوت (Evidence) دے دیں (تاکہ آپ سزا حاصل کریں؟)
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا.(145)	(آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ) یہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوں گے اور آپ ان کے لیے کوئی مددگار نہ پاسکیں گے۔
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا.(146)	ہاں، جو (اسی موجودہ زندگی میں) توبہ کر کے اصلاح کر لیں گے تو اللہ تعالی (کی عنایت) کو مضبوط پکڑ لیں گے اور اپنی اطاعت کو اللہ تعالی کے لیے خالص کر لیں گے، تو وہی اہل ایمان کے ساتھ ہوں گے چنانچہ اللہ تعالی اہل ایمان کو عنقریب اجر عظیم عطا فرمائے گا۔
مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا. (147)	اگر آپ شکر گزاری اختیار کر لیں اور سچے مومن بن کر رہیں تو اللہ تعالی کو کیا پڑی ہے کہ آپ کو عذاب دے چنانچہ اللہ تعالی تو بڑا قبول کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

سورۃ النساء 4: اہل ایمان کا منافقین کے ساتھ رویہ اور منافقین کے نتائج

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا. (148)	(اہل ایمان ! یہ منافق آپ پر زیادتی کریں اور آپ جواب دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں کیونکہ) اللہ تعالی مظلوم کے سوا کسی کی کوئی بری بات پسند نہیں کرتا حالانکہ اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے۔
اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا. (149)	اگر آپ ظاہر و باطن میں نیکی ہی کیے جائیں گے یا (کم سے کم) برائی سے درگذر کریں گے تو یہی بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالی معاف کرنے والا اور بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا. (150)	(یہ حقیقت، البتہ واضح رہنی چاہیے کہ) جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسولوں کے منکر ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کرلیں اور کہتے ہیں کہ کسی نبی کو مانیں گے اور کسی نبی کو نہیں مانیں گے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے بیچ میں کوئی راستہ نکال لیں۔
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا. (151)	وہی پکے منکر ہیں اور ہم نے ان منکروں کے لیے رسوا کردینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. (152)	اس کے برخلاف جو اللہ تعالی اور اس کے رسولوں کو مان رہے ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان انہوں نے کوئی فرق نہیں کیا ہے، وہی ہیں جنہیں اللہ تعالی ضرور ان کا اجر عطا فرمائے گا کیونکہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے جبکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت دکھ تھا اور وہ چاہتے تھے کہ ان منافقین کو قتل کردیں لیکن اللہ تعالی نے انہیں روکا کہ ابھی کافی منافقین خلوص میں ایمان لے آئیں گے۔

سورۃ النساء 4 کا موضوع (Topic)

- ❑ آیات 1-59: تعمیر شخصیت کے لیے شریعت سے متعلق احکامات
  - ✓ آیات 1-6: یتیم کی خدمت اور شادی
  - ✓ آیات 7-14: وراثت (Inheritance)
  - ✓ آیات 15-18: بدکاری سے متعلق سزا اور توبہ
  - ✓ آیات 19-28: فیملی سے متعلق قانون۔۔۔ نکاح، طلاق اور رویہ
  - ✓ آیات 29-33: معاش، قتل اور زیادتی سے متعلق قانون
  - ✓ آیات 34-42: فیملی کا ادارہ اور عمدہ رویہ
  - ✓ آیت 43: عبادت کا قانون
  - ✓ آیات 58-59 حکومتی فیصلے کا اصول (The Policies & Decision Making)
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
- ❑ آیات 44-57: اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning) اور ان کا رویہ
- ❑ آیات 60-70, 105-126: منافقین سے متعلق انذار عام اور ان کا رویہ
- ❑ آیات 71-104: ظلم سے متعلق جہاد
  - ✓ آیات 92-94: قتل سے متعلق قانون
- ❑ آیات 127-176: سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 127-152: فیملی اور رشتے داروں کے ساتھ رویہ
  - ✓ آیات 153-159: بنی اسرائیل اور اہل کتاب کے ساتھ انذار عام (Final Warning)
  - ✓ آیات 160-176: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ النساء4: بنی اسرائیل اور عیسائیوں کے ساتھ فائنل وارننگ اور سزا کا اعلان

يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِنَ السَّمَاءِ ۚ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذَٰلِكَ ۚ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُبِينًا. (153)	(اے رسول!) یہ اہل کتاب آپ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ (اس قرآن کی بجائے) ان پر براہ راست آسمان سے ایک کتاب نازل کروا کے دکھائیں۔ چنانچہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کہ انہوں نے موسیٰ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر لیا تھا کہ ہمیں خدا کو سامنے دکھائیں۔ چنانچہ ان کی اس سرکشی کی وجہ سے ان پر کڑک نے آ لیا تھا۔ پھر انہوں نے بچھڑے کو خدا بنا لیا تھا اگرچہ اس کے بعد کہ ان کے پاس کھلے کھلے پروف بھی آ چکے تھے۔ اس پر بھی ہم نے درگذر کی اور موسیٰ کو (ان پر) صریح غلبہ عطا فرمایا تھا۔
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا. (154)	ہم نے طور پہاڑ کو ان پر اٹھا لیا تھا تاکہ وہ عہد کر سکیں۔ انہیں حکم دیا تھا کہ (شہر کے) دروازے میں سر جھکائے ہوئے داخل ہونا، سبت (Saturday Preaching) کے معاملے میں نافرمانی نہ کرنا اور (ان سب چیزوں پر) ہم نے ان سے پختہ معاہدہ کر لیا تھا۔

یہاں پر اہل کتاب کے منافقین کا ذکر ہے۔ جب اہل کتاب کے سامنے قرآن مجید نازل ہوا تو ان کے دل میں واضح ہو گیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب نازل ہوئی ہے۔ ان کے مخلصین ایمان لائے لیکن جو منافقین تھے تو انہوں نے اپنے مریدوں کو فراڈ کے طور پر کہنا شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے تو پھر ہمارے سامنے آسمان سے اتر کر دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے مخلصین کو سمجھا دیا کہ پہلے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے منافقین نے اس سے بڑا مطالبہ کیا کہ اللہ تعالیٰ سامنے آ جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیڈرز پر بجلی کی طرح کڑک کر کے انہیں بیہوش کر دیا۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ کم از کم لیڈرز ہی معاہدہ (Ten Commandments) پر سائن کر لیں تاکہ مخلص عوام تو ایمان لا کر نیک عمل کریں۔ رہے منافقین تو وہ جہنم میں پہنچے گے ہی۔ بائبل میں یہ تاریخ انہی کے اسکالرز نے لکھ دی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے حواری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مطالبہ نہیں کیا بلکہ بڑی عاجزی سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے کھانا پہنچا دے تاکہ ہمارے دل خوش ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلوص کی بنیاد پر کھانا پہنچا دیا اور وہ خوش ہو گئے۔ یہ واقعہ بھی بائبل میں موجود ہے اور اسی بنیاد پر وہ آج تک فنکشن کرتے ہیں۔

سورۃ النساء 4: اہل کتاب کی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے دشمنی

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا۔(155) وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا۔(156)	پھر اپنے معاہدے کو توڑنے کی وجہ سے (ہم نے ان پر لعنت کر دی تھی،) کیونکہ انہوں نے اللہ تعالی کی آیات کو نہیں مانا اور ان کے انبیاء کرام کو ناحق قتل کر دینے کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دلوں پر تو غلاف (Wrap) ہیں (اور ہم کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔) نہیں، بلکہ ان کے کفر کی پاداش میں اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر (Seal) کر دی تھی کیونکہ ان کے کفر اور مریم پر بڑے بہتان لگانے کی وجہ سے، چنانچہ اب یہ کم ہی ایمان لائیں گے۔
وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا۔(157)	ان کے اس دعوے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم، رسول اللہ کو قتل (کرنے کی سازش) کرنے دی تھی حالانکہ انہوں نے نہ انہیں قتل کیا اور نہ انہیں صلیب (Cross) دی، بلکہ معاملہ ان کے لیے کنفیوز بنا دیا گیا۔ اس میں جو لوگ اختلاف کر رہے ہیں، وہ اس معاملے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق انہیں کوئی علم نہیں چنانچہ وہ صرف اندازوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔ انہوں نے ہرگز انہیں قتل نہیں کیا تھا۔
بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔(158)	بلکہ اللہ تعالی ہی نے ان (عیسی کو) اپنی طرف اٹھالیا تھا اور اللہ تعالی زبردست ہے جبکہ وہ بڑی حکمت والا ہے۔
وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔(159)	(یہ ان کے جرائم ہیں۔ اب قرآن کے سوا یہ براہ راست آسمان سے اتری ہوئی کسی کتاب کا مطالبہ کر رہے ہیں تو ان کی پرواہ نہ کیجیے، اے رسول!) ان اہل کتاب میں سے ہر ایک اپنی موت سے پہلے لازماً اسی (قرآن) پر یقین کرلے گا اور قیامت کے دن یہ ان پر گواہی دے گا۔

بنی اسرائیل کے منکرین نے سازش یہ کی کہ رومن فلسطینی گورنر کو جعلی کہانیاں سنا کر حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو صلیب میں لگالیں۔ اب حکومت کی پولیس نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو گرفتار کرنے آئے تو اللہ تعالی نے آپ کے جسم کو اٹھالیا اور اسی گھر میں منافق جاسوس کی شکل حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام جیسی ہو گئی تو وہی گرفتار ہوا اور صلیب میں اسی منافق کو موت کی سزا دے دی۔ عیسائی حضرات اسی کنفیوژن میں رہے اور صلیب پر عقیدت رکھتے ہیں۔

سورۃ النساء 4: سود، معاشی ظلم، غلو اور وراثت

فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا. (160)	پھر ان یہودیوں کے ظلم ہی کی وجہ سے ہم نے ایسی پاکیزہ چیزیں بھی ان پر حرام کرنے دی تھیں جو ان کے لیے بالکل حلال تھیں کیونکہ یہ اللہ تعالی کی راہ سے بہت روکتے رہے ہیں۔
وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا. (161)	یہی وجہ ہے کہ وہ سود لیتے رہے ہیں، حالانکہ (تورات میں) انہیں اِس سے روکا گیا تھا، یہ لوگوں کا مال باطل طریقوں (e.g. fraud, corruption, kidnapping, robbery etc.) سے کھاتے رہے ہیں۔ یہ انہی کے منکرین ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے۔
لَٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا. (162)	(اے رسول!) ان میں سے، البتہ وہ (مخلص) لوگ جو علم میں پختہ ہیں اور وہی اہل ایمان ہیں۔ وہ اس (قرآن) کو مانتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے، جو آپ سے پہلے (تورات) اتاری گئی ہے۔ خاص کر نماز کا اہتمام کرنے والے، زکوۃ دینے والے اور اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

مدینہ منورہ میں بنی اسرائیل کے سب سے بڑے عالم دین عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔ جب قرآن مجید کو سنا تو وہ تورات کے ساتھ بالکل میچ ہو گیا اور وہ سب سے پہلے ایمان لائے۔ یہودی منکرین پر بہت افسوس ہوا کہ ان کا سب سے بڑا عالم ایمان لایا ہے چنانچہ وہ جعلی پراپیگنڈا کے ذریعے بولتے رہے۔ لیکن ان کے مخلص لوگ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی وضاحت پر ایمان لائے۔ اسی طرح عیسائی حضرات جو نجران اور سوڈان میں رہتے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید کا مطالعہ انجیل کے ساتھ میچ کر لیا تو وہ بھی ایمان لائے۔

سورۃ النساء 4: اہل کتاب پر عنایت اور پھر قرار داد جرم

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا۔(163)	(اے رسول! آپ ان کی جعلی کہانیوں کی پروا کر لیجیے،) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے، جس طرح نوح اور اس کے بعد آنے والے انبیاء کرام کی طرف کی تھی۔ ہم نے ابراہیم، اسمٰعیل، اسحق، یعقوب، اولاد یعقوب، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف بھی اسی طرح وحی کی اور داؤد کو ہم نے زبور عطا فرمائی تھی۔
وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا۔ (164)	ہم نے ان رسولوں کی طرف بھی وحی بھیجی جن کا ذکر آپ سے پہلے کر چکے ہیں اور ان رسولوں کی طرف بھی جن کا ذکر آپ سے نہیں کیا۔ ہاں موسیٰ سے تو اللہ تعالی نے اس طرح گفتگو بھی کی تھی، جس طرح گفتگو کی جاتی ہے۔
رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔(165)	یہ رسول جو بشارت دینے والے اور وارننگ کرنے والے بنا کر بھیجے گئے تاکہ لوگوں کے لیے ان رسولوں کے بعد اللہ کے سامنے کوئی وجہ پیش کرنے کے لیے باقی نہ رہے۔ اللہ تعالی زبردست ہے کیونکہ وہ بڑی وزڈم کا مالک ہے۔

خود بائبل میں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے لیکچرز میں سمجھ سکتے ہیں کہ منکرین کس طرح کرپشن کرتے رہے ہیں اور یہی مثالیں ہمارے ہاں بھی موجود ہیں۔ اس کی چند مثالیں حاضر خدمت ہیں:

- جھوٹے نبیوں سے خبر دار رہو۔ وہ تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں لیکن باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ تم ان کے پھلوں (تعلیمات) سے انہیں پہچان لوگے۔
- جب تم خیرات دینے لگو تو ڈھنڈورا پٹوا کر نہ دو۔ جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنا منہ اداس نہ بناؤ۔ ریاکاروں کی طرح عبادت خانوں اور بازاروں کے موڑ پر کھڑے ہو کر دعا مت کرو۔ دعا میں رٹے رٹائے جملے نہ دوھراؤ۔
- اَے رِیاکار فقیہو اور فرِیسیو تُم پر افسوس! کہ ایک مرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہو جاتا ہے تو اسے اپنے سے دوگنا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔
- اَے رِیاکار فقیہو اور فرِیسیو تم پر افسوس! کہ نبیوں کی قبریں بناتے ہو اور راستبازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو۔ (متی 23، بائبل)

سورۃ النساء 4: اہل کتاب کے جرائم اور قرار داد جرم

لَٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۔(166)	(یہ جھٹلاتے ہیں تو بیشک جھٹلا لیں) لیکن اللہ تعالی گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا ہے، اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے، اور اس کے فرشتے بھی کنفرم کرتے ہیں اور گواہی کے لیے تو صرف اللہ تعالی ہی کافی ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ۔(167)	جن لوگوں نے ماننے سے انکار کیا ہے اور اللہ تعالی کی راہ سے روکا ہے تو وہ بڑی دور کی گمراہی میں جاپڑے ہیں۔
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۔(168)	جن لوگوں نے ماننے سے انکار کیا اور اس طرح اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ تعالی انہیں بخشنے والا نہیں ہے اور نہ انہیں جہنم کے سوا کسی راستے کی کنسٹرکشن دینے والا ہے۔
إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۔(169)	یہ اس جہنم کی راہ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور اللہ تعالی کے لیے یہ بہت آسان ہے۔

- اَے رِیاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے دیتے ہو۔ (یعنی نیک عمل کو مشکل بنا کنفیوز کرتے ہو۔)
- اَے رِیاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پودِینہ اور سونف اور زیرہ تو دہ یکی (10% زکوۃ) دیتے ہو پر تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف، رحم اور اِیمان کو چھوڑ دیا ہے۔ لازِم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔
- اَے رِیاکار فقیہو (فقہاء) اور فریسیو (پیر حضرات) تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا کر بیٹھتے ہو اور دِکھاوے کے لئے نماز کو طول دیتے ہو۔ تمہیں زیادہ سزا ہوگی۔
- اِس لئے دیکھو کہ میں نبیوں، داناؤں اور فقیہوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ ان میں سے تم بعض لوگوں کو قتل کرو گے اور صلیب پر چڑھاؤ گے اور بعض کو اپنے عبادت خانوں میں کوڑے مارو گے اور شہر بشہر ستاتے پھرو گے۔ (متی 23، بائبل)

سورۃ النساء 4: اہل ایمان کے لیے نتائج اور غلو (Extremism) سے بچنے کا حکم

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا. (170)	اے انسان! آپ کے پاس یہ رسول (Ambassador) آپ کی طرف سے حق لے کر آ گئے ہیں۔ چنانچہ آپ ایمان لائیے کہ اسی میں آپ کی بہتری ہے۔ اگر انکار پر جمے رہیں گے تو یاد رکھیے گا کہ اللہ تعالی کا کچھ نقصان نہیں کر سکیں گے کیونکہ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب کچھ اللہ تعالی ہی کا ہے اور وہی اللہ تعالی علم و حکمت کا مالک ہے۔
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا. (171)	اے اہل کتاب! اپنے دین میں شدت پسندی نہ کیجیے گا اور اللہ تعالی کے حق میں حق کے سوا کوئی اور بات نہ کہیے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم، اللہ تعالی کے ایک رسول ہی ہیں اور یہ اس اللہ کا ایک فیصلہ ہی تھا جو اس رب نے مریم کی طرف بھیج دیا تھا۔ اس کی جانب سے وہ ایک روح ہی تھے (جو اللہ تعالی نے ان میں پھونک دی تھی۔) چنانچہ اللہ تعالی اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیے اور (اللہ تعالی کو) تین خدا (یعنی اللہ، مسیح اور فرشتہ Trinity) ہرگز نہ بنا لیجیے گا۔ اس سے باز آ جائیے کہ یہی آپ کے حق میں بہتر ہے۔ اللہ تعالی ہی تنہا ایک خدا ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی رب کا ہے اور اُن کے معاملات کو دیکھنے کے لیے اللہ تعالی ہی کافی ہے۔

غلو یعنی ایکسٹریم ازم عیسائیوں کے ہاں آ گئے کہ انہوں نے اللہ تعالی کو تین خدا بنا دیا یعنی ایک اللہ تعالی، دوسرا حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام اور تیسرے فرشتے جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام۔ اس کے ساتھ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کو خدا کی بیگم بنا دیا۔ اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ یہ گناہ غلط عقیدہ ہے۔ آپ عیسائی تاریخ کا مطالعہ انہی کی کتابوں سے کیجیے تو واضح ہو گا کہ آپ کے حواری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان عقائد کا کوئی تصور موجود نہیں تھا۔ اگلی جنریشن میں پال ایک بڑا اسکالر بنا تو انہوں نے یہ عقائد ایجاد کیے۔ اس پر حواریوں کے پیروکار برناباس رضی اللہ عنہ نے واضح کیا کہ یہ غلط عقیدہ ہے۔ اس پر دو گروپس بن گئے اور سلسلہ جاری رہا۔ یہ گروپ جو حواریوں کے پیروکار تھے تو وہی قرآن مجید پر ایمان لائے جبکہ پال کے پیروکار آج تک موجود ہیں۔ حواری بڑے پیروکار نجاشی بادشاہ تھے جو ایمان لائے۔

سورۃ النساء 4: غلو (Extremism) سے بچنے کا حکم	
لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا. (172)	مسیح کو ہرگز اس بات سے کوئی شرم نہیں ہے کہ وہ کہیں کہ میں اللہ تعالی کا محض ایک بندہ ہوں۔ اسی طرح اللہ کے قریب فرشتے بھی کبھی شرم سمجھیں گے (کہ ہم بھی بندے ہیں۔) اگر کوئی اللہ تعالی کی بندگی کو اپنے لیے شرم سمجھتا اور تکبر کرتا ہے تو عنقریب وہ سب کو گھیر کر اپنے حضور میں اکٹھا کرلے گا۔
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا. (173)	پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے ہیں تو انہیں وہ رب انہیں مکمل اجر دے گا اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ بھی عطا فرمائے گا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے اس رب کی عبادت کو شرم سمجھا اور تکبر کیا ہے تو انہیں وہ دردناک سزا دے گا اور اللہ تعالی کے مقابلے میں وہ اپنے لیے کوئی حمایتی اور کوئی مددگار نہ پا سکیں گے۔
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا. (174)	اے انسان! آپ کے رب کی کنفرمیشن (یعنی قرآن) آپ کے پاس آگئی ہے اور ہم نے آپ کی طرف ایک ایسی (ہدایت کی) روشنی نازل کردی ہے جو (ہر چیز کو) واضح کردینے والی ہے۔
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا. (175)	اس لیے جو لوگ اللہ تعالی پر ایمان لائے اور انہوں نے اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا ہے، انہیں وہ عنقریب اپنی رحمت اور اپنی عنایتوں (کے سایے) میں داخل کرے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دکھادے گا۔

سورۃ النساء 4:   وراثت سے متعلق آخری سوال کا جواب

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ
هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا
اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوا
إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
الْأُنثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (176)

(اے رسول!) وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں (کہ اگر میت کی اولاد نہ ہو مختلف رشتے داروں کے ساتھ وراثت کیسے کیلکولیٹ ہو گی؟) آپ ان سے فرما دیجیے کہ اللہ تعالی آپ کے مختلف رشتہ داروں کے بارے میں جواب دیتا ہے:

1. اگر کوئی شخص بے اولاد مرے اور اس کی ایک بہن ہی ہو تو اس کے لیے ترکے کا آدھا حصہ (50%) ہے۔
2. اگر بہن بے اولاد مرے تو اس کا وارث اس کا بھائی ہے۔
3. بہنیں اگر دو ہوں تو اس کے ترکے میں سے دو تہائی حصہ (66.67%) پائیں گی۔
4. اگر کئی بھائی بہنیں ہوں تو مرد کا حصہ دو خواتین کے برابر ہے۔

اللہ تعالی آپ کے لیے وضاحت کرتا ہے تا کہ آپ کنفیوژن میں نہ رہیں اور اللہ تعالی ہر چیز کو جانتا ہے۔

اسی سورۃ النساء کے شروع میں وراثت کی کیلکولیشن کے احکامات دیے ہیں جس کا مطالعہ آپ کر چکے ہیں۔اب کنفیوژن ان لوگوں کو تھی کہ ان کی اگر اولاد نہیں ہے تو پھر وراثت کو کیسے کیلکولیٹ کریں کہ کسے کتنا حصہ ملے گا۔اس آخری آیت میں سوال کا جواب دیا کہ اولاد نہ ہو تو بیٹے کی حیثیت بھائی کو مل جائے گی اور اسی طرح بیٹی کی حیثیت بہن کی ہو جائے گی۔اگر تو بھائی بہن موجود ہیں تو بھائی کا حصہ وہی ہو گا جو بیٹے کو ملے گا جبکہ بیٹی کا حصہ بہن کو مل جائے گا۔لیکن اس سے پہلے قرض اور وصیت ادا کی جائے گی۔اس کے بعد میت کے والدین اور بیوی (یا شوہر) کو ان کا حصہ دیا جائے گا۔اس کے بعد جو بچے تو وہ حصہ بیٹا بیٹی کو ملنا ہے اور وہ نہ ہوں تو بھائی بہن کو وہ حصہ ملے گا۔

فرض کر لیجیے کہ آپ کی پراپرٹی $1,000,000 ہے۔آپ کی بیوی (یا شوہر) اور والدین بھی زندہ ہیں لیکن آپ کی اولاد نہیں ہے۔آپ کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔اس وقت آپ کیلکولیشن کر لیجیے کہ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق کسے کتنا حصہ ملے گا۔آپ چاہیں تو مجھے بھیج دیجیے تا کہ آپ کی کیلکویشن کو کنفرم کر سکوں کہ آپ نے صحیح کیلکولیشن کی ہے۔زیادہ اچھا ہے کہ آپ اسی وراثت کو قانونی طور پر کر لیجیے تا کہ آپ کے انتقال کے بعد کسی بھائی بہن میں مقدمہ بازی نہ ہو۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t